Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

17-3-07

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 11

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

24 صفر 1428 ہجری 15 امان 1386 ہش 15 مارچ 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 10 مارچ 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے قرآن وحدیث اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفت مالک یوم الدین کا تذکرہ فرمایا۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔ (سورۃ نساء:۲)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں میں مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو۔ اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۔ (سورۃ نساء: 20)

ترجمہ: اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو یاد رکھو یہ بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو تو اس میں خدا تعالیٰ بہت سا برتری کا سامان پیدا فرمائے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔ (سورہ آل عمران:196)

ترجمہ:۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی (اور کہا) کہ تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ دیئے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور وہ قتل کئے گئے، میں ضرور ان میں سے ان کی بدیاں دور کروں گا اور ضرور داخل کروں گا انہیں ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں (یہ) اللہ کی جناب سے ثواب کے طور پر (ہے) اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَاءِكُمْ۔

(جامع ترمذی۔ کتاب النکاح باب حق المرءۃ علیٰ زوجھا)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

☆...... عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَيْدَةَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجِهِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَيْتِ۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن صیدۃ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلا، جب تو پہنے تو اسے بھی پہنا۔ یعنی جس حیثیت کا کھانا تو کھاتا ہے اسی حیثیت کا کھانا اسے بھی کھلا اور جس حیثیت کا لباس تو پہنتا ہے اسی حیثیت کا اسے بھی پہنا۔ اور تو اپنے بیوی کے چہرے پر نہ مار۔ اور ہمہ وقت اسے برا بھلا کہتے رہنے کی عادت ترک کر دونوں کے درمیان اَن بَن ہونے کی صورت میں اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر ہی۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے۔ ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرمادیا ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ (سورۃ البقرہ:۲۲۹) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں۔ اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردے کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں چاہئے کہ بیویوں کا خاوند سے ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418-417)

"ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کیلئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے۔ اور جب کہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہے تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 218-217)

"ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 148)

116واں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء مورخہ 27-28-29 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 116 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 27-28-29 دسمبر 2007ء (بروز جمعرات، جمعہ۔ ہفتہ) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 19 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 30 دسمبر بروز اتوار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ مَلِک یعنی بادشاہ بھی ہے اور اللہ مالک بھی ہے اور اس کو ہر چیز کے تصرّف میں پوری آزادی حاصل ہے

مالکیت یوم الدین اپنے فیضان کیلئے غریبانہ تضرع کو چاہتی ہے۔ اور صرف ان انسانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ جو فقیروں کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرتے ہیں اور فیض پانے کیلئے اپنے دامن پھیلاتے ہیں اور سچ مچ اپنے تئیں تہی دست پا کر اللہ کی مالکیت پر ایمان لاتے ہیں

ہمیں بھی اللہ کی رضا اور اس کا فضل حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ اس کے حضور جھکے رہنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 مارچ 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت مالک بھی ہے جس کا سورہ فاتحہ میں ذکر ہے اور چونکہ گزشتہ کچھ عرصہ سے اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کا ذکر چل رہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں ترتیب رکھی ہے اسی ترتیب سے ان کا بیان ہو رہا ہے۔ آج اس ترتیب کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کا بیان ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے: چوتھا احسان اللہ تعالیٰ کا جو چوتھی قسم کی خوبی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے خاص فیضان سے موسوم کر سکتے ہیں وہ اس کی صفت مالکیت ہے جس کو سورہ فاتحہ میں فقرہ مالک یوم الدین میں بیان کیا گیا ہے۔ رحیمیت میں دُعا اور عبادت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور صفت مالکیت اس کا ثمرہ عطا کرتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی یہ ترتیب انتہائی پر حکمت ہے اور اپنے قدرت کے جلوے ہر مومن کو دکھاتی ہے۔

حضرت امیر المؤمنین نے صفت مالکیت کے متعلق بعض مفسرین کرام کی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس تعلق میں مفردات امام راغب میں لکھا ہے: اَلْمَلِکُ وہ ہے جو عوام الناس میں اپنے احکام از قسم اوامر ونواہی اپنی مرضی سے چلاتا ہے۔ قول خداوندی ''مالک یوم الدین'' کا معنیٰ ہے کہ وہ جزا سزا والے دن کا مالک ہوگا اس تعلق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارُ۔ (سورہ مؤمن:17) یعنی آج کے دن بادشاہت کس کی ہے؟ اللہ ہی کی ہے جو اکیلا اور صاحب جبروت ہے۔ لسان العرب میں لکھا ہے الملک یعنی اللہ بادشاہ ہے۔ الملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ۔ ھُوَ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اس کے ایک معنے یہ بھی کئے گئے ہیں کہ وہ تمام مخلوقات کا مالک ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مالک یوم الدین کے درج ذیل معنی بنتے ہیں یعنی وہ جزا سزا کے وقت کا مالک ہے۔ وہ شریعت کے وقت کا مالک ہے وہ مذہب کے وقت کا مالک ہے۔ یعنی جس وقت مذہب یا شریعت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اسی طرح وہ نیکی کے زمانے کا مالک ہے یعنی جب بدی اور گناہ بڑھ جاتا ہے تو زمانے کا مالک نیکی کو پیدا کرتا ہے۔ اطاعت کے وقت کا مالک ہے یعنی اطاعت کرنے والوں کیلئے معجزات رونما ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مالک لغت عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کا اپنی مخلوق پر قبضۂ تامہ ہو اور بلا اشتراکِ غیر، اس پر حق رکھتا ہو۔ اور یہ لفظ حقیقی طور پر بجز خدا تعالیٰ کے کسی اور پر اطلاق نہیں پا سکتا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ مالک یوم الدین سے مراد صرف یہ نہیں کہ آخرت کی جزا سزا کا مالک ہے دنیا کا نہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے جو قانون ہیں باوجود ڈھیل کے ان میں جزا سزا کا سلسلہ جاری ہے۔ لیکن آخرت میں جزا سزا کے وقت کسی طرح کی ڈھیل اور معافی کام نہیں آئے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ''وَمَا اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ثُمَّ مَا اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَیْئًا وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِلّٰہِ''. (سورہ انفطار 20-18) یعنی اور تجھے کیا پتہ ہے کہ جزا سزا کا دن کیا ہے؟ پھر تجھے کیا پتہ ہے کہ جزا سزا کا دن کیا ہے؟ (وہ دن وہ ہوگا) جس دن کوئی جان کسی جان کیلئے کسی چیز کی مالک نہ ہوگی اور اس دن فیصلہ کلیۃً اللہ تعالیٰ کا ہوگا۔

فرمایا اس میں خوف کا مقام ہے لیکن اس کے ساتھ ان مومنوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والے ہیں یہ خوشخبری بھی ہے کہ اگر خالص ہو کر اس کے احکامات پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس جنت کا وارث بنائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ پس اللہ ملک یعنی بادشاہ بھی ہے اور اللہ مالک بھی ہے اور اس کو ہر چیز کے تصرف میں پوری آزادی حاصل ہے جیسا کہ فرمایا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ وَیَغْفِرُ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (المائدہ:41) یعنی کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین پر بادشاہی ہے اور وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہے بخش دیتا ہے اور اللہ جسے چاہے اس پر دائمی قدرت رکھتا ہے۔

فرمایا: جزا سزا کے دن کوئی اپیل نہیں ہوگی۔ جب پتہ ہے کہ کوئی چیخ و پکار اور کوئی اپیل کام نہیں آئے گی تو پھر اپنے اعمال کی اصلاح کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مالکیت یوم الدین اپنے فیضان کیلئے غریبانہ تضرع کو چاہتی ہے۔ اور صرف ان انسانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ جو فقیروں کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرتے ہیں اور فیض پانے کیلئے اپنے دامن پھیلاتے ہیں اور سچ مچ اپنے تئیں تہی دست پا کر اللہ کی مالکیت پر ایمان لاتے ہیں۔

فرمایا سورۃ فاتحہ کی یہ ترتیب بڑی پر حکمت ہے اللہ تعالیٰ پہلے ربوبیت کے تحت نشو ونما کیلئے ماحول تیار فرماتا ہے۔ پھر رحمانیت کے تحت بن مانگے بندے کو عطا فرماتا ہے پھر جب بندہ اس کی رحمانیت سے فائدہ اٹھاتا ہے تو اسکے اعلیٰ نتائج ظاہر فرماتا ہے۔ دعاؤں کے پھل اسے ملتے ہیں۔ پھر مالکیت کی صفت کے تحت انہیں دنیا پر غلبہ دیتا ہے اور یہ الٰہی جماعتوں کیلئے سُنّتِ الٰہی ہے۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ ہمیں بھی اللہ کی رضا اور اس کا فضل حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ اس کے حضور جھکے رہنا چاہئے خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں جس شہید مرحوم کا ذکر فرمایا تھا ان کی کچھ تفصیل بیان فرمائی اور فرمایا اس ہفتہ ایک اور افسوس ناک اطلاع ملی ہے کہ سلسلہ کے ایک دیرینہ خادم چودھری منیر احمد راجہ صاحب کی وفات ہوگئی ہے آپ کی عمر 78 سال تھی آپ نے 1946 میں زندگی وقف کی تھی 1956 میں جامعہ سے فراغت کے بعد برما میں مبلغ رہے اور جامعہ میں 27 سال تک پڑھایا۔ نرم طبیعت کے معصوم انسان تھے۔ دار القضاء میں خدمات سرانجام دے رہے تھے اور سرانجام دیتے ہوئے ہی وفات پائی اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ✿✿✿

ضروری اعلان

برائے انتخاب مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

یکم جولائی 2007 تا 30 جون 2010ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے صوبائی امراء، زونل امراء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نئے دَور کے انتخاب مجلس عاملہ کروانے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ ایک دو ماہ کے اندر تین سالہ عرصہ کے لئے جماعتوں میں انتخاب کرنے کی کاروائی کے لئے قواعد انتخاب اور پر فارما جلد ارسال کئے جائیں گے۔ اس سے قبل آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے صوبہ/زون میں مقیم نئی و پُرانی جماعتوں کے صحیح صحیح نام نظارت علیاء قادیان کو جلد بھجوا دیں۔ اور ان جماعتوں میں مقیم افراد کی تعداد سے بھی جلد مطلع کریں تا کہ بعدہٗ جائزہ و کاروائی قواعد کے مطابق انتخاب کروائے جاسکیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ کے صوبہ/زون میں نومبائعین کی جماعتیں قائم ہوئی ہیں تو ان جماعتوں کے نام اور ان میں رہنے والے افراد کی تعداد بھی جلد بھجوا دیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت سے حصہ پاتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے مخلوق خدا کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت و رحمت کے نہایت ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ۔

احباب جماعت کو اپنے اندر جذبہ رحم کو پیدا کرنے اور بڑھانے کی تاکیدی نصائح

مسیح محمدی کے غلاموں کا بھی کام ہے کہ آپ کی تعلیم کو اپنے عملوں پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا سے جذبۂ ہمدردی کے تحت اس پیغام کو بھی لوگوں تک پہنچائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 02رفروری 2007ء بمطابق 02رتبلیغ 1386ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

گزشتہ خطبہ میں، مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلوق پر رحم کرنے اور اپنے صحابہؓ کو بھی یہ نصیحت فرمانے کہ تمہیں بھی رحمان خدا کی رحمانیت سے حصہ لینے کے لئے ایک دوسرے سے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے رحم کا سلوک کرنا چاہئے، کے حوالے سے بعض روایات پیش کی تھیں۔

آج مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے چند واقعات بیان کروں گا جن سے آپؑ کے دل میں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے جو جذبہ رحم تھا اور اس کے لئے آپ بسا اوقات اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی جو اظہار فرمایا کرتے تھے، اس کی کچھ حد تک تصویر کشی ہوتی ہے۔ آپؑ کی زندگی اتنی مصروف تھی کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اسلام کے دفاع میں تن تنہا ساری جنگیں لڑ رہے تھے۔ تقریر کے ذریعہ سے، تحریر کے ذریعہ سے، پھر مخالفین کی کارروائیاں بھی آپؑ کے خلاف بے انتہا تھیں، مقدمات وغیرہ بھی تھے۔ یہ سب چیزیں تھیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے اپنوں اور پرایوں کے لئے اس بات پر کمر بستہ تھے کہ اس کی صفت رحمانیت سے حصہ پا کر مَیں سراپا رحمت بنا رہوں، اور اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو مکمل طور پر اپنا سکوں۔ آپ کی سیرت کا یہ پہلو بھی پوری آب و تاب سے چمکا۔ اس لئے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے اور انعاموں اور فضلوں سے نوازنے والے خدا کا شکر گزار بندہ بھی بننا چاہتے تھے، جس نے آپؑ کو الہاماً فرمایا تھا کہ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ تیرے لئے مَیں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

(تذکرہ صفحہ 72 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے جو رحمت کا پودا آپ کے لئے لگایا گیا آپ اس کی شکر گزاری کا اظہار اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کی نظر ڈال کر نہ کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپؑ کو یہ بھی فرمایا تھا کہ یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی شَفَتَیْکَ اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔

(تذکرہ صفحہ 73 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس اس رحمت نے جہاں روحانی بیماروں کے لئے آپؑ کے دل میں درد پیدا کیا ہوا تھا اور جس کے لئے آپ دعا اور تدبیر کے ذریعہ سے ہر وقت کوشاں رہتے تھے وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جسمانی اور مادی ضرورتوں کے لئے بھی آپؑ دعا اور تدبیر کے لئے ہمہ وقت اور ہر وقت، ہر لحہ تیار رہتے تھے۔

اب مَیں وہ واقعات پیش کرتا ہوں کہ کس طرح آپؑ مخلوق کی خدمت کیا کرتے تھے اور آپؑ کے دل میں ان کی روحانی ترقی کے لئے کتنا درد تھا۔

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک لالہ شرمپت رائے ہوتے تھے۔ قادیان کے رہنے والے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آپؑ کی بعثت کے ایام سے پہلے بھی آیا کرتے تھے۔ آپؑ کے بہت سے نشانات کے وہ گواہ تھے۔ ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئے تو عرفانی صاحبؓ کہتے ہیں کہ اس وقت مجھے قادیان ہجرت کر کے آ جانے کی سعادت حاصل ہو چکی تھی۔ ان کے پیٹ پر ایک پھوڑا نکلا تھا اور بہت گہرا پھوڑا تھا۔ اس ڈنبل نے خطرناک شکل اختیار کر لی تھی۔ حضرت اقدسؑ کو اطلاع ہوئی۔ آپؑ خود لالہ شرمپت رائے کے مکان پر تشریف لے گئے جو نہایت تنگ اور تاریک سا چھوٹا سا مکان تھا۔ اکثر دوست بھی آپؑ کے ساتھ تھے، عرفانی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں بھی ساتھ تھا، جب آپ نے لالہ شرمپت رائے کو جا کے دیکھا تو وہ نہایت گھبرائے ہوئے تھے اور ان کو یقین تھا کہ میری موت آنے والی ہے۔ بڑی بے قراری سے باتیں کر رہے تھے، جیسے انسان موت کے قریب کرتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بڑی تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں اور ایک ڈاکٹر عبداللہ صاحب ہوا کرتے تھے، فرمایا کہ مَیں ان کو مقرر کرتا ہوں وہ اچھی طرح علاج کریں گے۔ چنانچہ دوسرے دن حضرت اقدسؑ ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لے گئے اور ان کو خصوصیت کے ساتھ لالہ شرمپت رائے کے علاج پر مامور کیا۔ اور اس علاج کا بار یا خرچ لالہ صاحب پر نہیں ڈالا۔ اور روزانہ بلا ناغہ آپؑ ان کی عیادت کو جاتے تھے اور جب زخم مندمل ہونے لگے اور ان کی وہ نازک حالت بہتر حالت میں تبدیل ہو گئی۔ تو پھر آپؑ نے وقفہ سے جانا شروع کیا۔ اور اُس وقت تک عیادت کا یہ سلسلہ جاری رکھا جب تک وہ بالکل اچھے نہیں ہو گئے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 169-170)

پھر عرفانیؓ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مہر حامد قادیان کے ارائیوں میں پہلا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوا اور اب تک اس کا خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص ہے۔ (اب بھی ہوں گے۔ انشاء اللہ) مہر حامد علی صاحب نہایت غریب مزاج تھے اور ان کا مکان فصیل قادیان سے باہر اس جگہ واقع تھا جہاں گاؤں کا کوڑا کرکٹ اور رُوڑیاں جمع ہوتی ہیں۔ سخت بدبو اور تعفن اس جگہ پہ ہوتا تھا۔ اور خود بھی زمینداروں کے گھر ایسے ہی ہوتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ مکان کی صفائی کا التزام نہ تھا، مویشیوں کا گوبر اور اس قسم کی دوسری چیزیں پڑی رہتی تھیں، جس کو وہ کھاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ بہرحال اسی جگہ وہ رہتے تھے، وہ بیمار ہوئے اور وہی بیماری ان کی موت کا موجب بنی۔

تو حضرت اقدسؑ متعدد مرتبہ اپنی جماعت مقیم قادیان کو لے کر اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور جب جاتے تھے تو قدرتی طور پر بعض لوگوں کو اس تعفن اور بدبو سے سخت تکلیف ہوتی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی تکلیف محسوس کرتے تھے اور بہت کرتے تھے۔ عرفانیؓ صاحب لکھتے ہیں اس لئے کہ فطرتی طور پر یہ وجود نظافت اور نفاست پسند واقع ہوا تھا۔ مگر اشارۃً یا کنایۃً نہ تو اس کا اظہار کیا اور نہ اس تکلیف نے آپؑ کو ان کی عیادت اور خبر گیری کے لئے تشریف لانے سے کبھی روکا۔ آپؑ جب جاتے تو اس سے بہت محبت اور دلجوئی کی باتیں کرتے۔ اور اس کی مرض اور اس کی تکلیف وغیرہ کے لئے بہت دیر تک دریافت فرماتے اور تسلی دیتے اور ادویات وغیرہ بھی بتاتے، توجہ الی اللہ کی بھی ہدایت فرماتے۔ کہتے ہیں کہ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ایک معمولی زمیندار تھا اور یہ کہنا بالکل درست ہے کہ آپؑ کے زمینداروں میں ہونے کی وجہ سے وہ گویا رعایا کا ایک فرد تھا۔ لیکن آپؑ نے کبھی تفاخر اور تفوق کو پسند نہ فرمایا۔ اس کے پاس جاتے تھے تو اپنا ایک عزیز بھائی سمجھ کر جاتے تھے اور اس طرح پر باتیں کرتے تھے اور اس کے علاج کے متعلق دلچسپی لیتے تھے اور صاف طور پر دوسرے دیکھنے والے بھی کہتے تھے کہ کوئی عزیزوں کی خبر گیری بھی اس طرح نہیں کرتا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 172-173)

پھر حضرت یعقوب علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ عیادت کے لئے باوجودیکہ آپؑ تشریف

لے جاتے تھے لیکن یہ بھی ایک صحیح واقعہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے قلب کو مخلوق کی ہمدردی اور غمگساری کے لئے جہاں استقلال سے مضبوط کیا ہوا تھا وہاں محبت اور احساس کے لئے اتنا رقیق تھا (اتنا نرم کیا ہوا تھا) کہ آپؑ اپنے مخلص احباب کی تکالیف کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ سکتے تھے اور اندیشہ ہوتا تھا کہ اگر آپؑ اس موقعہ تکلیف پر پہنچ جاویں تو طبیعت بگڑ نہ جاوے۔ اس لئے بعض اوقات عیادت کے لئے خود نہ جاتے اور دوسرے ذرائع سے عیادت کر لیتے یعنی ڈاکٹر وغیرہ کے ذریعہ سے حالات دریافت کر لیتے اور مریض کے عزیزوں رشتہ داروں کے ذریعہ سے تسلی دیتے اور ایسا ہوا کہ اپنی اس رِقّت قلبی کا اظہار بھی بعض اوقات فرمایا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 186)

تو دیکھیں باوجود بے انتہا معمور الاوقات ہونے کے کسی کی عیادت یا ہمدردی کیلئے جانے پر اس لئے انکار نہیں فرما رہے کہ وقت نہیں ہے، مصروفیت ہے، بلکہ اس لئے کہ مخلوق کی ہمدردی اور اس کی تکلیف کا خیال کر کے آپؑ کی اپنی طبیعت خراب ہو جایا کرتی تھی اور یہ سراسر رحمت تھی جس سے آپؑ کا دل بھرا ہوا تھا۔

اس کا اظہار ایک خط کے ذریعہ سے بھی ہوتا ہے جو آپؑ نے اپنے ایک مرید کی بیماری کے دوران لکھا۔ اس کے متعلق عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ مرحوم ایوب صادق صاحب ایک نہایت مخلص اور پر جوش احمدی تھے۔ (یعنی مرزا ایوب بیگ صاحب)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کو عاشقانہ ارادت تھی۔ وہ بیمار ہو گئے اور اس بیماری میں آخر وہ مولیٰ کریم کے حضور جا پہنچے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ اپنے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے پاس بمقام فاضلکا تھے اور حضرت اقدس کی محبت کا غلبہ ہوا تو انہوں نے خواہش کی کہ حضرت کو دیکھیں۔ خود ان کا آنا نہایت مشکل تھا کیونکہ سفر کے قابل نہ تھے اور جوش کو دبا بھی نہ سکتے تھے۔ انہوں نے حضرت اقدسؑ کو خط لکھا کہ حضور اس جگہ فاضلکا میں آن کر مل جاویں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا کہ آپ آ کر مجھے یہاں مل جائیں)۔ میرا دل بہت چاہتا ہے کہ مَیں حضور کی زیارت کروں۔ پھر اسی مضمون کا ایک تار بھی دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں جو خط لکھا اس سے اس فطرت کا اظہار نمایاں طور پر ہو جاتا ہے جو آپ میں رقت قلبی کی تھی۔ آپؑ مرزا ایوب بیگ صاحب کو خط میں لکھتے ہیں کہ:

محبی، عزیزی مرزا ایوب بیگ صاحب، و محبی عزیز مرزا یعقوب بیگ صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس وقت جو مَیں دردسر اور موسمی تپ سے یکدفعہ سخت بیمار ہو گیا ہوں، مجھ کو تار ملی جس قدر میں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دعا میں مشغول ہوں اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہ ہونا چاہئے۔ مَیں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا لیکن مَیں تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا۔ میرا دِل جلد صدمہ قبول کرتا ہے۔ یہی چاہتا ہوں کہ تندرستی اور صحت میں دیکھوں۔ جہاں تک انسانی طاقت ہے اب مَیں اس سے زیادہ کوشش کروں گا۔ مجھے پاس اور نزدیک سمجھیں، نہ دُور۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے مَیں اس درد کو بیان کروں۔ خدا کی رحمت سے ہرگز ناامید مت ہو۔ خدا بڑے کرم اور فضل کا مالک ہے۔ اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دُور ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرست جلد تر دیکھوں۔ اس علالت کے وقت جو تار مجھ کو ملی میں ایسا سراسیمہ ہوں کہ قلم ہاتھ سے چلی جاتی ہے (یعنی اتنی پریشانی کی حالت ہو گئی ہے کہ قلم بھی نہیں پکڑی جا رہی) میرے گھر میں بھی ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں۔ (حضرت اماں جانؓ کے بارے میں لکھا) اس وقت مَیں ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا کیونکہ کل سے وہ بھی تپ میں مبتلا ہیں اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے۔ مشکل سے اندر کچھ جاتا ہے۔ اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے۔ وہ نیچے پڑے ہوئے ہیں اور مَیں اوپر کے دالان میں ہوں۔ میری حالت تحریر کے لائق نہ تھی لیکن تار کے دردانگیز اثر نے مجھے اس وقت اٹھا کر بٹھا دیا۔ آپ کا اس میں کیا حرج ہے کہ اس کی ہر روز مجھ کو اطلاع دیں۔ معلوم نہیں کہ جو مَیں نے ابھی ایک بوتل میں دوا روانہ کی تھی وہ پہنچی یا نہیں، ریل کی معرفت روانہ کی گئی تھی۔ اور مالش معلوم نہیں ہر روز ہوتی ہے یا نہیں"۔ (تو یہ ساری تسلی دی) آپ ذرہ ذرہ حال سے مجھے اطلاع دیں اور خدا بہت قادر ہے۔ تسلی دیتے رہیں۔ چوزہ کا شوربا.... ہر روز دیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دستوں کی وجہ یہ ہے کہ کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

والسلام خاکسار مرزا غلام احمد

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 187-188)

تو بیماری کی وجہ سے خود جا نہیں سکتے تھے۔ بیماری میں انسان ویسے بھی زیادہ رقیق القلب ہو جاتا ہے۔ اپنی اس حالت میں کسی کو بیمار دیکھنا اور بیمار بھی وہ جو آپؑ کو بہت عزیز تھا، آپؑ کو برداشت نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اس حالت میں بھی اپنے عزیز مریض کے لئے دعا کی انتہا کر دی۔ اور فرمایا کہ مجھے روزانہ اس کی صحت کی اطلاع بھی دیا کرو۔

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ لکھتے ہیں کہ:

"جہاں آپؑ کی عادت میں یہ تھا کہ آپ سائل کو کبھی ردّ نہ کرتے تھے۔ یہ امر بھی آپؑ کے معمولات میں تھا کہ بعض لوگوں کی ضرورتوں کا احساس کر کے قبل اس کے کہ وہ کوئی سوال کریں، ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ چنانچہ 28/ اکتوبر 1904ء کی صبح کو قبل نماز فجر آپؑ نے کچھ روپیہ جس کی تعداد 8 یا 10 ہو گی ایک مخلص مہاجر کو یہ کہہ کر دیئے کہ "موسم سرما ہے آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہو گی"۔ اس مہاجر کی طرف سے کوئی سوال نہ تھا۔ خود حضور علیہ السلام نے اس کی ضرورت محسوس کر کے یہ رقم عطا کی۔ لکھتے ہیں کہ یہ ایک واقعہ نہیں متعدد مرتبہ ایسا ہوتا اور مخفی طور پر آپ عموماً حاجتمند لوگوں سے سلوک کرتے رہتے۔ اور اس میں کسی دوست، دشمن، ہندو یا مسلمان کا امتیاز نہ تھا"۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 298-299)

تو یہ ہے اس رحمٰن خدا کی صفت جو اِس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق نے اس رحمۃ للعالمین کی اتباع میں اپنے پر جاری فرمائی اور نمونے دکھائے کہ بن مانگے بھی دیتے ہیں۔

پھر اسی طرح ایک اور واقعہ ہے۔ عرفانی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت میں یہ امر بھی داخل تھا کہ بعض اوقات وہ کسی کی حاجت یا ضرورت کا احساس کر کے اس کے سوال یا اظہار کے منتظر نہ رہتے تھے بلکہ خود بخود ہی پیش کر دیا کرتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ مکرمی شیخ فتح محمد صاحب پنشنر انسپکٹر ریاست کشمیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرصہ دراز سے آنے والے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں جب کبھی حضرت کی خدمت میں آتا تو ہمیشہ میرا کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوتے تھے۔ مگر مجھے چونکہ ضرورت نہ ہوتی تھی مَیں نے کبھی نہیں لیا۔ ملنے آتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرایہ دیا کرتے تھے لیکن کہتے ہیں کہ مَیں لیتا تو نہیں تھا۔ لیکن حضرت کی روح سخاوت اس قدر عظیم الشان تھی کہ آپ بغیر استفسار ہمیشہ پیش کر دیتے اور یہ میرے ساتھ معاملہ نہ تھا بلکہ اکثروں کو دیتے رہتے تھے۔ شام اور عرب سے بھی بعض لوگ آتے اور آپؑ ان کو بعض اوقات بیش قرار رقوم زادراہ کے طور پر دیتے۔ کیونکہ حضورؑ جانتے تھے کہ وہ دور دراز سے آئے ہیں۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 319) صرف قریب سے آنے والوں کے لئے نہیں۔

پھر عرفانیؓ صاحب لکھتے ہیں۔ آپؑ کی عام عادت تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کے لئے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شفقت علی خلق اللہ کے نکتہ خیال سے اور اس لئے آپ عام طور پر نہایت مخفی طریقوں سے عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کے لئے اور عملی سبق دینے کے واسطے اعلانیہ بھی کرتے تھے، خدا تعالیٰ کا حکم دونوں طرح ہے۔ تو مخفی طور پر عطا کرنے میں آپؑ کا ایک طریق یہ بھی تھا کہ بعض اوقات ایسے طور پر دیتے تھے کہ خود لینے والے کو بھی بمشکل علم ہوتا تھا۔

کہتے ہیں اس واقعہ کے سلسلہ میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ منشی محمد نصیب صاحب ایک یتیم کی حیثیت سے قادیان آئے تھے۔ حضرت اقدسؑ کے رحم و کرم سے انہوں نے قادیان میں رہ کر تعلیم پائی۔ ان کے اخراجات اور ضروریات کا سارا بار سلسلہ پر تھا۔ جب وہ جوان ہو گئے اور انہوں نے شادی کر لی۔ وہ لاہور کے ایک اخبار کے دفتر میں محرر ہوئے۔ پھر دفتر بدر قادیان میں آ کر 12 روپے ماہوار پر ملازم ہوئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو جب اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا بیٹا نصیر احمد عطا فرمایا (جو کچھ عرصے بعد فوت ہو گئے تھے) تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مرحوم نصیر احمد کے لئے ایک انّا کی ضرورت پیش آئی (ایسی عورت جو دائی کے طور پر رکھی جاتی تھی) تو کہتے ہیں کہ مَیں نے شیخ محمد نصیب صاحب کو تحریک کی کہ ایسے موقع پر تم اپنی بیوی کی خدمات پیش کر دو۔ ہم خرما و ہم ثواب کا موقع ہے۔ (یعنی کھانا پینا اکٹھا ہو جائے گا اور ایک ہی گھر میں رہو گے۔) میرے مشورے کو شیخ صاحب نے قدر و عزت کی نظر سے دیکھا۔ اور ان کو یہ موقع مل گیا اور ان کی بیوی صاحبزادہ نصیر احمد صاحب کو دُودھ پلانے پر مامور ہو گئیں۔ تو اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باتوں باتوں میں ہی دریافت فرمایا کہ شیخ محمد نصیب کو کیا تنخواہ ملتی ہے؟ جب آپؑ کو معلوم ہوا کہ صرف 12 روپے ملتے ہیں تو آپؑ نے محسوس فرمایا کہ اس قدر قلیل تنخواہ میں شاید گزارا نہ ہوتا ہو۔ حالانکہ اس زمانے میں وہ بہت تھی۔ لکھتے ہیں کہ ارزانی کے ایام تھے بڑا سستا زمانہ تھا۔ لیکن حضرت اقدسؑ کو یہ احساس ہوا اور آپؑ نے ایک روز گزرتے گزرتے ان کے کمرے میں 20-25 روپے کی ایک پوٹلی پھینک دی۔ شیخ صاحب کو خیال گزرا کہ معلوم نہیں یہ روپیہ کہاں سے آیا ہے، کیسا ہے؟ آخر انہوں نے بڑی کوشش کی، تحقیق کی تو پتہ لگا کہ حضرت اقدسؑ نے ان کی تنگی کا احساس کر کے اس طرح وہاں رکھ دیا تھا تا کہ تکلیف نہ ہو اور آرام سے گزارا کر لیں۔ تو عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کو تو ضرورت نہیں تھی، اس روپیہ سے شاید بیوی نے زیور بنا لیا۔ کیونکہ کھانے پینے کی جو ضروریات تھیں وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دسترخوان سے ہی دودھ پلانے کی وجہ سے پوری ہو جاتی تھیں۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 304-306)

پھر عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔ قادیان میں نہال سنگھ نامی ایک بانگرو جٹ رہتا تھا۔ اپنے ایام جوانی میں وہ کسی فوج میں ملازم تھا اور پنشن پاتا تھا۔ اس کا گھر جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے دیوان خانے سے دیوار بہ دیوار تھا، ساتھ جڑا ہوا تھا۔ یہ سلسلے کا بہت بڑا دشمن تھا اور جماعت کا دشمن بھی تھا اور اس کی

تحریک سے حضرت حکیم الامت اور بعض دوسرے احمدیوں پر بہت خطرناک جھوٹا مقدمہ دائر ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور بعض دوسرے لوگوں پر بھی اس نے جھوٹا مقدمہ درج کرایا ہوا تھا۔ اور ہمیشہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو تنگ کیا کرتا تھا۔ اور گالیاں دیتے رہنا تو اس کا معمول تھا۔ عین ان ایام میں جبکہ مقدمات دائر تھے اس کے بھتیجے سنتا سنگھ کی بیوی کے لئے مُشک کی ضرورت پڑی۔ وہ بیمار ہوگئی اور کسی دوسری جگہ سے یہ ملتی نہیں تھی بلکہ یہ بہت قیمتی چیز تھی۔ مشک ویسے ہی بہت قیمتی ہوتی ہے اور مل بھی نہیں رہی تھی۔ اور وہ اس حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے پر گیا اور مشک کا سوال کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے پکارنے پر فوراً ہی تشریف لے آئے اور اسے ذرا بھی انتظار میں نہ رکھا۔ اس کا سوال سنتے ہی فوراً اندر تشریف لے گئے اور کہہ گئے ٹھہرو ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ آپؑ نے کوئی نصف تولہ کے قریب جتنی دوائی کے لئے ضرورت تھی مشک لا کر اس کے حوالے کر دی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 306)

تو یہاں دیکھیں قطع نظر اس کے کہ جس کو ضرورت ہے وہ کون ہے۔ دشمنی کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ ایک مریضہ کی جان بچانے کے لئے ایک دوائی کی ضرورت ہے تو فوراً جذبہ رحم کے تحت دوائی لا کر اس کو دے دی۔ یہاں بدلے لینے کا یا مقدمے ختم کرانے کا سوال نہیں اٹھایا۔

پھر حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان کرتے ہیں کہ حافظ نور احمد صاحب سوداگرؓ پشمینہ لو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے اور مخلص خدام میں سے ہیں۔ ان کو اپنے تجارتی کاروبار میں ایک بار سخت خسارہ ہو گیا اور کاروبار تقریباً بند ہی ہو گیا۔ انہوں نے چاہا کہ وہ کسی طرح کسی دوسری جگہ چلے جاویں اور کوئی اور کاروبار کریں تا کہ اپنی مالی حالت کی اصلاح کے قابل ہو سکیں۔ وہ اس وقت کے گئے ہوئے گویا اب واپس آ سکے ہیں۔ جس زمانے میں گئے تھے جب یہ لکھ رہے ہیں کہتے ہیں اب آئے ہیں بڑے سالوں بعد۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں برابر خط و کتابت رکھتے تھے اور سلسلے کی مالی خدمت اپنی طاقت اور توفیق سے بڑھ کر کرتے رہے۔ جب عرفانی صاحبؓ نے یہ لکھا ان دنوں قادیان میں مقیم تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی داد و دہش اور جود و سخا کے متعلق میں تو ایک ہی بات کہتا ہوں کہ آپؑ تھوڑا دینا جانتے ہی نہ تھے۔ اپنا ذاتی واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مَیں نے جب اس سفر کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ روپیہ مانگا۔ حضور ایک صندوقچی جس میں روپیہ رکھا کرتے تھے اٹھا کر لے آئے اور میرے سامنے صندوقچی رکھ دی کہ جتنا چاہو لے لو اور حضور کو اس بات سے بہت خوشی تھی۔ مَیں نے اپنی ضرورت کے موافق لے لیا۔ جتنی ضرورت تھی اس صندوق میں سے نکال کے اتنا لے لیا گو کہ حضور یہی فرماتے رہے کہ سارا ہی لے لو۔

حضرت مولوی عبدالکریمؓ صاحب لکھتے ہیں کہ بعض وقت دوائیاں لینے کے لئے گنوار عورتیں زور زور سے دروازے پر دستک دیتی تھیں۔ اور سادہ اور گنواری زبان میں کہتی تھیں کہ مرزا جاجی ذرا بوا کھولو۔ حضور اس طرح اٹھتے جس طرح مطاع ذیشان کا حکم آیا ہے، یعنی بڑا کوئی حاکم باہر کھڑا ہے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ فوراً اٹھ کر دروازہ کھولتے اور بڑی کشادہ پیشانی سے بڑی خوشدلی سے باتیں کرتے اور دوائی بتاتے۔ تو مولوی عبدالکریم صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں وقت کی قدر بڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کے ضائع کرنے والے ہوتے ہیں۔ ویسے ابھی تک یہ حال ہے۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے۔ گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آئی دوائی لینے اور ساتھ قصے شروع کر دیئے اور آپؑ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان سے یا اشارے سے اس کو کہتے نہیں کہ بس جاؤ، دوا پوچھ لی اب کیا کام ہے، ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ وہ خود ہی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوتی اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی۔

ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں اپنے بچوں کو دکھانے لے کر آئیں، اتنے میں اندر سے بھی چند خدمتگار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آ نکلیں اور آپؑ کو دینی ضرورت کے لئے بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ مَیں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے یورپین اپنی دنیاوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں۔ کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد مَیں نے عرض کیا کہ حضور یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں کوئی ہسپتال نہیں، میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آ جاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ اب تین گھنٹے ان عورتوں کے لئے ضائع ہو گئے اور اس وقت ایک کتاب لکھ رہے تھے اور بڑی جلدی لکھنی تھی۔ اس کے باوجود اس کام کو چھوڑ دیا اور ان کی خدمت میں لگے رہے۔ فرماتے ہیں یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے۔ مَیں نے بچوں کا ذکر کیا ہے۔ عام خدمتگار عورتوں کی نسبت بھی آپؑ کا یہی رویہ ہے۔ کئی کئی دفعہ ایک آتی ہے اور مطلوبہ چیز مانگتی ہے اور پھر پھر اس چیز کو مانگتی ہے۔ ایک دفعہ بھی آپ نہیں فرماتے کہ کمبخت کیوں دِق کرتی ہے جو کچھ لینا ہے ایک ہی دفعہ کیوں نہیں لے لیتی۔ بارہا مَیں نے دیکھا کہ اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کو مضطر کر کے پائنتی پر بٹھا دیا ہے اور آپ بچپنے کی بولی میں مینڈک کوّے اور چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں۔ گویا بچے کہانیاں اپنی اپنی زبان میں سنا رہے ہیں اور حضرت سن رہے ہیں۔ گویا کہ مثنوی مُلّائے روم کوئی سنا رہا ہے۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں، شوخی کریں، سوال میں تنگ کریں، بے جا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں آپؑ نہ تو کبھی مارتے ہیں، نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحبؓ صفحہ 34-35)

مَیں پہلے بھی ایک دفعہ کہہ چکا ہوں۔ دوائیوں کا جہاں ذکر آیا تھا کہ ہمارے ڈاکٹروں کو یہ اسوہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ان کا تو کام ہی مریضوں کو دیکھنا ہے، اور تو کوئی کام ہی نہیں ہے کہ وہ کام چھوڑ کر یہ کام کر رہے ہوں۔ ان کو ہمیشہ مریضوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور خوش اخلاقی سے پیش آنا ایک ڈاکٹر کے لئے بہت ضروری ہے اور خاص طور پر واقفین زندگی ڈاکٹروں کے لئے کیونکہ آدھی بیماری مریض کی، مریض سے آرام سے بات کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔ تو اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

بعض لوگ آپ کی ہمدردی اور رحمت کے جذبے سے فائدہ بھی بہت اٹھاتے تھے۔ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک منشی غلام محمد امرتسری اچھے کاتب تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتداء میں منشی امام الدین صاحب امرتسری سے کام لیا کرتے تھے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کی پہلی تین جلدیں، شحنۂ حق اور سرمہ چشم آریہ وغیرہ اسی کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور آئینہ کمالات اسلام کا ایک بڑا حصہ بھی اسی نے لکھا ہے۔ مگر پھر آپ منشی غلام محمد صاحب سے کام لینے لگے۔ کہتے ہیں منشی غلام محمد صاحب بھی عجیب نخرے کیا کرتے تھے۔ مختلف طریقوں سے اپنی مقررہ تنخواہ سے زیادہ وصول کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان باتوں کو سمجھتے تھے مگر ہنس کر خاموش رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز مسجد میں ظہر کی نماز کے لئے تشریف لائے اور حضرت مسیح موعودؑ نماز کے بعد بیٹھ گئے۔ آپؑ کا معمول یہی تھا کہ عام طور پر فرض پڑھ کر تشریف لے جاتے تھے مگر کبھی بیٹھ بھی جایا کرتے تھے۔ آپ نے ہنس اور خوب ہنس کر فرمایا کہ آج عجیب واقعہ ہوا ہے۔ مَیں لکھ رہا تھا تو منشی غلام محمد صاحب کا بیٹا روتا اور چلّاتا ہوا بھاگا آیا اور پیچھے پیچھے منشی صاحب بھی جوتا ہاتھ میں لئے شور مچاتے ہوئے آئے کہ باہر نکلو مَیں تمہیں مار ڈالوں گا اور جان سے مار دوں گا اور یہ کر دوں گا۔ حضرت اقدسؑ یہ شور سن کر باہر نکلے، منشی صاحب سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ منشی صاحب یہی کہتے جاتے تھے کہ نہیں آج مَیں نے اس کو مار دینا ہے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا۔ بتاؤ تو سہی بات کیا ہوئی ہے۔ تو اس نے کہا مَیں نے اس کو نیا جوتا لے کے دیا تھا وہ اس نے گم کر دیا ہے۔ تو حضورؑ نے ہنس کے فرمایا منشی صاحب اس پہ اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت ہے۔ جوتا مَیں خرید دوں گا۔ اصل میں تو پتہ نہیں نیا جوتا لیا تھا کہ نہیں لیکن بچے کو نیا جوتا دلوانا تھا اس لئے اتنا شور مچایا تھا۔

لکھتے ہیں کہ ان کا بھی عجیب حال تھا تنخواہ کے علاوہ بھی خوراک وغیرہ کا خرچ بھی آپ دیتے، کھانا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر سے ہی کھاتے۔ پھر کپڑے اور سردی کے موسم میں بستر اور گرم کوٹ وغیرہ سب کچھ لیتے تھے۔ اس کے باوجود باتوں باتوں میں اس طرح کی باتیں کر کے زائد بھی لے لیا کرتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ اس کو علیحدہ کیا بلکہ ناز برداریاں ان کی برداشت کرتے رہے اور کام دیتے رہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 353-354)

حضرت مرزا بشیرؓ احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب فقیر محمد صاحب بڑھئی تھے، انہوں نے بذریعہ تحریر مجھے بیان دیا کہ ہمارا زمینداری کا کام تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زمینوں پہ مزارع تھے۔ ایک دفعہ بارش بہت کم ہوئی، فصل خراب ہو گئی۔ دانے کھانے کے واسطے بھی بہت کم تھے۔ ادھر حضرت صاحب کے مختار حامد علی صاحب معاملہ لینے کے لئے آ گئے۔ سب آدمیوں نے مل کر عرض کی کہ دانے بہت کم ہیں معاملے کے واسطے اگر بیچ دیئے جائیں تو ہمارا کیا حال ہوگا۔ حامد علی صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں جا کر اسی طرح کہہ دیا۔ آپؑ نے فرمایا اچھا اگلے سال معاملہ لے لینا۔ اس وقت رحم کرو۔ چنانچہ اگلے سال اس قدر فصل ہوئی کہ دونوں معاملے ادا ہو گئے۔ آپ غرباء پر بہت رحم فرمایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد چہارم غیر مطبوعہ روایت نمبر 1311)

پس احمدی زمینداروں کو یہ یاد رکھنا چاہئے جس طرح کہ مَیں نے وقف جدید کے نئے سال کا جب اعلان کیا تو سندھ کے زمینداروں کو خاص طور پر خطبے میں کہا تھا کہ تھر کے جو غریب لوگ آتے ہیں ان کے لئے جذبہ رحم دل میں پیدا کریں۔ ایک تو ان کو مزدوری پوری دیا کریں اور جس حد تک بہتر سلوک ان سے ہو سکتا ہے کرنا

چاہئے۔ یہ بھی اس علاقے میں تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

پھر صرف انسان ہی نہیں باقی مخلوق کے لئے بھی جذبہ رحم تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی سب صفات کو اختیار کرنے کا سب سے بہترین نمونہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قائم ہوا وہ آپؑ میں تھا۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میاں یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ192)

تو جہاں آپؑ نے اس چڑیا پر رحم فرمایا وہاں بچوں کو بھی نصیحت فرمادی کہ اگر اپنے ایمانوں کو قائم رکھنا ہے تو دل میں جذبہ رحم بھی پیدا کرو۔

پھر حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کشمیر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ان کو خط میں لکھا کہ ایک دفعہ بہت موٹا کتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں گھس آیا۔ اور ہم بچوں نے اسے دروازہ بند کر کے مارنا چاہا۔ لیکن جب کتے نے شور مچایا تو حضرت صاحب کو بھی پتہ لگ گیا اور آپؑ ہم پر ناراض ہوئے چنانچہ ہم نے دروازہ کھول کر کتے کو چھوڑ دیا۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ28-29روایت نمبر 341)

کسی جانور پر بھی ظلم برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ یہ ایک عجیب واقعہ ہے دیکھیں ایک غریب کے لئے جذبہ رحم اور ہمدردی کے تحت اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش اور رحم کے لئے دعا کرنا۔

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ بیان کرتے ہیں کہ 18-20 برس کا ایک شخص نوجوان تھا۔ وہ بیمار ہوا اور اس کو آپ کے حضور کسی گاؤں سے اس کے رشتہ دار لے آئے اور وہ قادیان میں آپ کی خدمت میں آیا چند روز بیمار رہ کر وفات پا گیا۔ صرف اس کی ضعیفہ والدہ ساتھ تھیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے حسب عادت شریفہ اس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض کو بباعث لمبی لمبی دعاؤں کے نماز میں دیر لگنے کے چکر بھی آ گیا اور بعض گھبرا اٹھے۔ اتنی لمبی نماز جنازہ اس کی پڑھائی کہ جو پیچھے نماز پڑھ رہے تھے ان کو چکر آنے لگ گئے۔ بعد سلام کے فرمایا (سلام جب پھر گیا جنازہ جب ختم ہوا) کہ وہ شخص جس کے جنازہ کی ہم نے اس وقت نماز پڑھی اس کے لئے ہم نے اتنی دعائیں کی ہیں اور ہم نے دعاؤں میں بس نہیں کی جب تک اس کو بہشت میں داخل کرا کے چلتا پھرتا نہ دیکھ لیا۔ تو یہ شخص بخشا گیا اور اس کو دفن کر دیا۔ رات کو اس لڑکے کی والدہ جو بہت بوڑھی تھیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں بڑے آرام سے ٹہل رہا ہے۔ اور اس نے کہا کہ حضرت کی دعا سے اللہ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور جنت میرا ٹھکانہ کیا۔

(تذکرۃ المہدی از پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ حصہ اوّل صفحہ80)

لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے اور حق کو پہچاننے اور ان کو عذاب سے بچانے کے لئے آپ کا جذبہ ہمدردی اور رحم بھی سب کچھ بڑھا ہوا تھا۔ اس بارے میں یہاں ایک مثال سے واضح ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ بیت الدعا کے اوپر میرا حجرہ تھا۔ اور مَیں اس کو بطرز بیت الدعا استعمال کیا کرتا تھا۔ اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی حجرہ تھا۔ کہتے ہیں کہ جب حضور وہاں دعا کیا کرتے تھے نماز پڑھا کرتے تھے تو مَیں حضور کی گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے جیسے کوئی عورت دردزہ سے بے قرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ مَیں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے بچنے کے لئے دعا کرتے تھے (ان دنوں میں طاعون کے دن تھے) کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔

یہ خلاصہ اور مضمون حضرت مخدوم الملت کی روایت کا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب اور انکار ہی کے باعث آیا۔ مگر آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کے لئے اس قدر حریص تھے کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے باوجودیکہ دشمنوں اور مخالفوں کی ایک جماعت موجود تھی رات کی سنسان اور تاریک گہرائیوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے ایسے وقت جبکہ مخلوق اپنے آرام میں سوتی تھی یہ جاگتے تھے اور روتے تھے، القصہ آپ کی ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ اپنے رنگ میں بے نظیر تھی۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 428-429)

تو یہ ہے ہمدردی مخلوق اور اس کے لئے رحم کی حالت طاری کرنا۔ اللہ تعالیٰ نشان دکھا رہا ہے تا کہ آپ کی سچائی کو ثابت کرے اور آپؑ فرما رہے ہیں کہ ان کو عذاب سے بچالے اور سچائی کی پہچان ان کے دلوں میں ڈال دے۔ تو یہ ہے اپنے آقا کے نمونے پر عمل، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے زخمی کیا، تو جب پہاڑ کے فرشتوں نے کہا کہ ہم پہاڑ گرا دیں تو آپ نے فرمایا نہیں، انہی میں سے عبادت گزار لوگ پیدا ہوں گے۔ آپؐ نے ان کے لئے دعا بھی کی۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی روحانی حالت سدھارنے کے لئے کس قدر رحم اور ہمدردی کا جذبہ آپ میں تھا، اس کا اظہار آپ کے اس اقتباس سے بھی ہوتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں: ”اللہ جلشانہٗ خوب جانتا ہے کہ مَیں اپنے دعویٰ میں صادق ہوں۔ نہ مفتری ہوں، نہ دجّال، نہ کذّاب۔ اس زمانہ میں کذّاب اور دجال اور مفتری پہلے اِس سے کچھ تھوڑے نہیں تھے تا خدا تعالیٰ صدی کے سر پر بھی بجائے ایک مجدّد کے جو اس کی طرف سے مبعوث ہو ایک دجال کو قائم کر کے اور بھی فتنہ اور فساد ڈال دیتا۔ **مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھیں** اور حقیقت کو دریافت نہ کریں اور تکفیر کی طرف دوڑیں مَیں ان کا کیا علاج کروں۔ مَیں اس بیمار دار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے“ ایسا تیمار دار، مریض کی تیمارداری کرنے والا جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے ”اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہ گیں ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا، اے ہادی اور رہنما! اِن لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں خطا نہیں جائیں گی۔ کیونکہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کی طرف بلاتا ہوں۔ یہ سچ ہے کہ اگر مَیں اُس کی طرف سے نہیں ہوں اور ایک مفتری ہوں تو وہ بڑے عذاب سے مجھ کو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہیں دیتا کہ جو صادق کو دی جاتی ہے“۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر5صفحہ 324۔مطبوعہ لندن)

اپنے شعر میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو راہ راست پر لانے اور عذاب سے بچانے کے لئے آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”اکثر دلوں پر حُبّ دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے۔ خدا اس گرد کو اٹھا دے، خدا اس ظلمت کو دور کرے، دنیا بہت ہی بے وفا اور انسان بہت ہی بے بنیاد ہے۔ مگر غفلت کی سخت تاریکیوں نے اکثر لوگوں کو اصلیت کے سمجھنے سے محروم رکھا ہے۔ خداوند کریم سے یہی تمنا ہے کہ اپنے عاجز بندوں کی کامل طور پر دستگیری کرے اور جیسے انہوں نے اپنے گزشتہ زمانے میں طرح طرح کے زخم اٹھائے ہیں ویسا ہی ان کو مرہم عطا فرماوے اور ان کو ذلیل و رسوا کرے جنہوں نے نور کو تاریکی اور تاریکی کو نور سمجھ لیا ہے۔ اور جن کی شوخی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور نیز ان لوگوں کو بھی نادم اور منفعل کرے (شرمندہ کرے) جنہوں نے حضرت احدیت کی توجہ کو جو عین اپنے وقت پر ہوئی غنیمت نہیں سمجھا۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا) اور اس کا شکر ادا نہیں کیا بلکہ جاہلوں کی طرح شک میں پڑے۔ سو اگر اس عاجز کی فریادیں رب العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نور محمدیؐ اس زمانے کے اندھوں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں عجائبات دکھلاویں“۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ 4-5مکتوب نمبر 4 بنام میر عباس علی صاحب محررہ 9/فروری1883ء)

عام مخلوق کے لئے آپؑ کا جذبہ ہمدردی انتہائی بڑھا ہوا تھا لیکن جو لوگ آنکھیں رکھتے ہوئے اندھے ہوں، جو لوگ روشنی دیکھ کر اسے تاریکی کہیں، جو علم رکھتے ہوئے جاہلوں کی طرح ضد کریں اور عوام الناس کو بھی اندھیروں میں لے جا رہے ہوں، ان کے لئے تو دعا نہیں نکلتی۔ اعلیٰ کے لئے ادنیٰ کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ تو یہ بھی جذبہ رحم اور ہمدردی کی وجہ سے تھا کہ جو آپ نے ان کے لئے بددعا کی۔ بے شک آپ نے یہ بددعا تو کی لیکن یہ حد سے بڑھے ہوؤں کے لئے بددعا تھی۔ اور یہ دعا مخلوق کی اکثریت سے ہمدردی کے جذبے کی وجہ سے تھی، ان پر رحم کھاتے ہوئے تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً آپؑ کی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دیا ہے۔ سعید روحیں روز ہم دیکھتے ہیں سلسلے میں داخل ہوتی ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے اور نور محمدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پھیل رہا ہے۔ آج ہم مسیح محمدیؐ کے غلاموں کا بھی کام ہے کہ آپ کی دعاؤں کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں اور آپؑ کی دعاؤں سے بھی حصہ لیں۔ آپؑ کی تعلیم کو اپنے عملوں پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا سے جذبہ ہمدردی کے تحت اس پیغام کو بھی لوگوں تک پہنچائیں اور اپنی دعاؤں کو اپنی استعدادوں کے مطابق زیادہ سے زیادہ کریں تا کہ جس نور محمدؐ کو پھیلانے کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے، اس میں ہم بھی نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگاتے ہوئے شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750فون ریلوے روڈ
00-92-476212515فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

آج اگر احمدیوں پہ ظلم ہوتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بغیر اجر دیئے نہیں چھوڑتا۔

ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے لے کر قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے لیکن ہم اللہ کے حضور جھکتے ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔

فتح انشاء اللہ ہمارا مقدر ہے اور گزشتہ سو سال سے زائد کی جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جماعت کا ہر قدم ترقی کی منازل کی طرف اٹھ رہا ہے۔

(جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے 25 ہزار سے زائد افراد سے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ سرزمین جرمنی سے براہ راست ولولہ انگیز، روح پرور خطاب اور احباب جماعت کو اپنی کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے، ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے اور راہ مولیٰ میں ہر قسم کی تکالیف کو صبر سے برداشت کرتے ہوئے قربانیاں پیش کرتے چلے جانے کی تاکیدی نصائح

Rodgau میں مسجد کے سنگ بنیاد اور آفن باخ میں مسجد بیت الجامع کے افتتاح کی تاریخ ساز پُرمسرت تقریبات، تقریب بیعت، خطبہ جمعہ، نماز جنازہ، فیملی ملاقاتیں، سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(جرمنی میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مبلغ سلسلہ۔ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

مؤرخہ 26/دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور دوپہر 1:40 بجے تک آپ نے جرمنی جماعت کے 60 خاندانوں کے 291 افراد اور انفرادی ملاقات کیلئے آئے ہوئے 17 احباب کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

1:50 بجے حضور انور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کیلئے مسجد تشریف لائے اور دونوں نمازیں پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے از راہ شفقت جرمنی جماعت کے 20 خوش نصیب بچوں اور 37 خوش نصیب بچیوں کی تقریب آمین میں شمولیت فرمائی اور ہر بچہ اور بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام فرمایا۔ بعد ازاں 2:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

4:30 پر حضور انور سیر کیلئے تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب کی درخواست پر بیت السبوح سے دس منٹ کی ڈرائیو پر Friedrichsdorf (فریڈرش ڈورف) کے علاقہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں بڑے بڑے تناور درختوں کے جنگل میں نیم پختہ ٹریک بنے ہوئے تھے۔ سوا پانچ بجے تک حضور نے یہاں سیر فرمائی۔ مکرم مشنری انچارج صاحب جرمنی اور دیگر تین مربیان کو بھی آج کی سیر میں شمولیت کی سعادت ملی۔

5:40 پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور رات سوا آٹھ بجے تک 51 خاندانوں کے 225 افراد کو شرف ملاقات سے نوازا۔

8:25 پر حضور انور نے نماز مغرب و عشاء کیلئے مسجد تشریف لائے اور دونوں نماز جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 27/دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔

نماز ظہر و عصر سے قبل حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور نمٹائے۔ دوپہر ڈیڑھ بجے حضور نماز ظہر و عصر کیلئے مسجد تشریف لائے اور دونوں نمازیں پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ٹھیک پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور رات سوا آٹھ بجے تک 45 خاندانوں کے 183 افراد کو شرف ملاقات سے نوازا۔

علاوہ ازیں حضور انور نے مکرم امیر صاحب جرمنی کے ساتھ آئے ہوئے Die Grunen (گرین سیاسی) پارٹی سے تعلق رکھنے والے نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر Omid Nouripour (اومد نوری پور) جو ایرانی نژاد ہیں کو بھی شرف ملاقات بخشا اور بیس منٹ تک مختلف اہم موضوعات پر ان کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ جناب Omid Nouripour قبل ازیں جماعت جرمنی کے سالانہ جلسہ میں بھی شمولیت کر چکے ہیں۔

ملاقاتوں کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سو مساجد کی تعمیر کیلئے مقرر کمیٹی اور جائیداد کمیٹی کے ممبران کی درخواست پر ہر دو کمیٹیوں کو اپنے ساتھ گروپ فوٹو کا شرف عطا فرمایا۔

8:05 پر حضور انور نے نماز مغرب و عشاء کیلئے مسجد میں تشریف لائے اور دونوں نماز جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 28/دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔

آج قادیان دارالامان کے 115 ویں جلسہ سالانہ کا تیسرا روز ہے، جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر پر روانگی سے قبل لندن میں اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15/دسمبر 2006ء میں فرمایا تھا کہ ”انشاء اللہ تعالیٰ قادیان کے جلسہ کا آخری خطاب بھی 28/دسمبر کو وہیں سے ہوگا۔“

جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس سے خطاب

جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے نازل کردہ روحانی مائدہ ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ سالانہ قادیان کیلئے یہاں سے خطاب فرما رہے تھے۔ چنانچہ جماعت جرمنی نے اس جلسہ کے انعقاد کیلئے فرینکفرٹ کے علاقہ Fechen Hiem میں Fabrik نامی سپورٹس ہال بک کروا رکھا تھا۔ مرد و زن کیلئے دو ہالز میں ساڑھے چار ہزار افراد کی محدود گنجائش ہونے کی وجہ سے اگرچہ صرف قریبی ریجنز کے احمدیوں کو اس جلسہ میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی تھی اس کے باوجود حضور انور کی کشش اور قادیان کے جلسہ کی برکات سمیٹنے کیلئے لوگ نزدیکی علاقوں کے علاوہ ہمبرگ میونسٹر اور میونخ جیسے دور کے شہروں سے بھی جوق در جوق یہاں پہنچے اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں ہال لوگوں سے بھر گئے اور لوگوں نے سمٹ کر آنے والوں کیلئے مزید گنجائش بنائی۔ ہال میں سٹیج بنا کر اور خوبصورت بینرز لگا کر اسے سجایا گیا تھا نیز قادیان اور فرینکفرٹ کے جلسوں کو ایم ٹی اے کے کنٹرول روم سے اس طرح Mix کیا گیا کہ لوگ دونوں مقامات کی تصویریں اور آوازیں بیک وقت براہ راست دیکھ اور سن سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10:30 بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مذکورہ جلسہ گاہ کی طرف روانگی ہوئی۔

قادیان دارالامان کے وقت کے مطابق ساڑھے تین بجے سہ پہر اور مقامی وقت کے مطابق گیارہ بجے حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور حضور کے ارشاد پر جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس کا تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا، جو مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے کی۔ مکرم حماد احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

حضور انور ڈائس پر تشریف لائے تو قادیان کے جلسہ گاہ اور جرمنی کے جلسہ گاہ سے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام احمدیت زندہ باد، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، مرزا غلام احمد کی جے، قادیان دارالامان زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ جلسہ کے مقاصد خلاصۃً بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے جلسہ میں تربیتی، علمی اور دینی موضوعات پر تقاریر ہوتی ہیں جنہیں سن کر ہر شامل ہونے والا اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے والا بن جاتا ہے، ان کے معیار روحانیت بلند ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان جلسوں کو خاص اہمیت دی ہے اور ان میں شمولیت کی تلقین فرمائی ہے۔

قادیان کے اس جلسہ کے تتبع میں ساری دنیا میں جہاں جہاں احمدیت قائم ہے جلسے ہوتے ہیں لیکن قادیان کے جلسہ کی خاص اہمیت ہے کیونکہ یہ اس بستی میں

ہمیں اپنی کمزوریوں کو دُور کرتے ہوئے اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ پیدائشی اور پُرانے احمدی بھی اس طرف توجہ کریں کیونکہ نئے آنے والوں نے آپ سے نمونے پکڑنے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اپنی زندگی میں انقلاب لانا ہوگا۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے جلسہ سالانہ قادیان ۲۸ دسمبر ۲۰۰۶ بمقام جرمنی)

منعقد ہونے والا جلسہ ہے جو مسیح موعودؑ کی بستی ہے اور جس کا ایک روحانی ماحول ہے۔ اس لئے یہاں دوسرے جلسوں سے بہت بڑھ کر روحانی تبدیلیاں پیدا ہونی چاہئیں۔

اس جلسہ میں پاکستان کے احمدیوں کو شمولیت کا موقعہ فراہم کرنے پر حضور انور نے حکومت ہند کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت ہند نے ان مجبور لوگوں کو اس جلسہ میں شامل ہونے اور اس روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا ہے جو اپنا جلسہ منعقد نہیں کر سکتے۔

گیارہ ہزار نومبائعین کی جلسہ میں شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ایک بہت بڑی تعداد ہوگی جسے پہلی بار اس میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے اور اس ماحول نے ان پر عجیب کیفیت طاری کی ہوگی، انہوں نے اپنی دعاؤں میں اس کیفیت کو دیکھا ہوگا۔ اس کیفیت کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں، کیونکہ ان پاک تبدیلیوں نے ہی انشاء اللہ احمدیت کی ترقی کے نمونے دکھانے ہیں۔ ہر مخالفت، ہر طوفان اور ہر آندھی جو آپ کو ختم کرنے کیلئے اٹھتی ہے، اٹھ رہی ہے اور اٹھے گی یہ آپ کو اللہ کے مزید قریب کرنے والی بن جانی چاہئے۔ الٰہی جماعتوں کو مخالفتوں کے سمندروں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے جب آپ دعائیں کرتے ہوئے، ایمان پر قائم رہتے ہوئے بغیر گھبرائے اپنا سفر جاری رکھیں گے تو ہر منزل پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے انشاء اللہ آپ کو نظر آئیں گے اور کوئی روک آپ کی ترقی کی رفتار کو کم نہیں کر سکے گی۔ اس ضمن میں حضور انور نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانہ کی قربانیوں اور ان کی ثابت قدمی کے واقعہ کو بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہندوستان میں احمدیت قبول کرنے والے بھی غریب لوگ ہیں اور ان میں بھی خدا کا خوف ہے، وہ اللہ کے حکم کے آگے کسی مولوی، کسی وڈیرے، کسی افسر اور کسی لکھیا کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اسی لئے ان پر بھی ظلم ہوتے ہیں۔ پس آج اگر احمدیوں پر ظلم ہوتے ہیں تو آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بغیر اجر دیئے نہیں چھوڑتا۔

قرون اولیٰ میں صرف غریبوں پر ہی ظلم نہیں ہوئے بلکہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر بھی ظلم ڈھائے گئے لیکن جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ دشمن نامراد ہوا اور آنحضور ﷺ کو خدا تعالیٰ نے کامیابیوں سے نوازا۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے ہجرت مدینہ اور فتح مکہ کا ذکر فرمایا اور اپنے بندوں کیلئے خدا تعالیٰ کی تائید کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد پڑھ کر سنایا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور افغانستان، ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، انڈونیشیا اور دیگر ممالک میں جماعت کی مخالفت اور احمدیوں کی شہادتوں خصوصاً ہندوستان میں معلم صاحب کی شہادت کا ذکر کر کے مخالفین کو ان کے برے انجام سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ دشمن کی اس حرکت سے خدا کے فضل اور زیادہ نازل ہوں گے اور اس علاقہ میں احمدیت پھیلے گی، پھولے گی اور بڑھے گی، لیکن وہاں کی حکومتی انتظامیہ سے میں کہتا ہوں کہ آپ لوگ ظالم کے ہاتھ نہ روک کر اس ظلم میں کہیں شریک نہ ہو جائیں، یاد رکھیں مظلوم کی آہ عرش کے پائے ہلا دیتی ہے۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے لے کر قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے لیکن ہم اللہ کے حضور جھکتے ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے وعدے پورے کرنے والا ہے۔

ہم اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ چند ایک جانوں کی قربانی قوموں کی زندگی میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور قربانیاں کرنے والے اور ظلموں میں پسنے والے خوب جانتے ہیں کہ ان کی قربانی اللہ کے حضور اجر پانے والی ہے۔ پس ہماری نظر ہمیشہ آخری منزل کی طرف رہتی ہے۔

حضور انور نے جماعت کی ترقیات کے ضمن میں دنیا کے 185 ممالک میں جماعت کے قیام کا تذکرہ فرمایا۔

مخالف سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان کی ترقی کے سامنے بند باندھ دیئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کیلئے ترقی کے نئے نئے راستے کھول رہا ہے۔ یہ بے وقوف سمجھتے ہیں کہ ریت کے بند باندھ کر طوفانی پانیوں کو روک دیں گے، طوفانی پانیوں کے سامنے تو سیسہ پلائی ہوئی دیواریں بھی ٹکا نہیں کرتیں۔ یہ ہمارے مخالفین بیوقوفوں کی کس جنت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کی مخالفت سے احمدی اپنے ایمان میں پہلے سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

پس فتح انشاء اللہ ہمارا مقدر ہے اور گزشتہ سو سال سے زائد کی جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جماعت کا ہر قدم ترقی کی منازل کی طرف اٹھ رہا ہے، اس لئے مایوسی اور پریشانی کی کوئی وجہ نہیں۔ اپنے گھروں میں واپس جا کر بھی دعاؤں اور عبادتوں پر توجہ دیں۔ ان تمام نومبائعین سے میں کہتا ہوں کہ اپنے ثبات قدم کیلئے بھی دعا کریں۔ اللہ نے آپ کو توفیق دی کہ زمانہ کی مخالفتوں کے باوجود آپ اس زمانہ کے امام کو آنحضرت ﷺ کا سلام پہنچانے والے بنے ہیں۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلیوں کے معیار بلند سے بلند کرتے چلے جائیں اور اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دیں۔

جلسہ کے 25000 حاضرین جن میں 11000 نومبائعین اور 4500 پاکستانی شامل تھے حضور نے انہیں تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ان مخالفتوں میں قربانیاں دیتے ہوئے خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے رہیں، اپنی اصلاح کرتے ہوئے دوسروں کیلئے نمونہ بنیں اور دوسروں کو بھی احمدیت میں شامل کرنے والے ہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ جوبلی کے جلسہ میں آپ کی حاضری ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہوگی۔

جب اللہ کی مدد اور نصرت شامل حال ہو تو دشمن کچھ نہیں بگاڑ سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ شہیدوں کے خون رائیگاں نہیں جائیں گے بلکہ ضرور رنگ لائیں گے۔ احمدی کا صرف خون ہی رنگ نہیں لاتا بلکہ میں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ احمدی کو پہنچنے والی معمولی سی تکلیف کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ ایک مسجد بند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ دس مساجد عطا کر دیتا ہے، ایک جماعت پر پابندی لگائی جاتی ہے تو دس جماعتیں آزادی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والی مل جاتی ہیں۔ پس ہر تکلیف اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے برداشت کریں۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب تمام مخالفین ہوا میں اڑ جائیں گے اور مخالفت کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں اپنی کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ پیدائشی اور پرانے احمدی بھی اس طرف توجہ کریں کیونکہ نئے آنے والوں نے آپ سے نمونے پکڑنے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اپنی زندگی میں انقلاب لانا ہوگا۔

مذکورہ بالا مضامین کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات نیز جماعت کے غلبہ اور دشمن کی ذلت کے بارہ میں خوشخبریوں پر مبنی حضور علیہ السلام کے 1906ء کے بعض الہامات بیان کر کے حضور انور نے فرمایا کہ ان الہامات سے اگر حصہ لینا ہے تو ہمیں اپنے اعمال کی درستی کرنا ہوگی تا کہ ان فضلوں اور انعاموں کے ہم وارث بن سکیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمائے ہیں۔

حضور انور نے شاملین جلسہ خصوصاً پاکستان سے آنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان دنوں سے خوب فائدہ اٹھائیں اور متبرک مقامات کو اپنے آنسوؤں سے تر کر دیں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سجدے کئے ان جگہوں پر سجدے کریں، گڑگڑائیں اور روئیں۔ آپ لوگ جن پر پاکستان میں اللہ کا نام بلند آواز میں پکارنے پر پابندیاں ہیں، اسلامی شعار اختیار کرنے پر پابندیاں ہیں، اپنے جلسے منعقد کرنے پر پابندیاں ہیں، آپ کے جذبات کی ناقابل بیان کیفیت ہوگی اس کیفیت کو اللہ کے حضور آنسوؤں اور ہچکیوں کی صورت میں اس عجز سے پیش کریں کہ وہ اللہ کے دربار سے قبولیت کا درجہ پاکر لوٹیں اور ہم ان خوش خبریوں کو اپنی زندگی میں پورا ہوتے دیکھیں جو مسیح الزمان نے ان سجدہ گاہوں سے دعاؤں کی قبولیت کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے پائی تھیں۔

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق احمدیت نے تو غلبہ پانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کو معاف فرماتے ہوئے محض اور محض اپنے رحم اور فضل سے ان فتوحات کے نظارے ہماری زندگیوں میں دکھادے، ہماری روکوں کو دور فرمادے، پاکستان میں بھی جلد وہ دن آئیں کہ کھوئی ہوئی رونقیں دوبارہ لوٹ آئیں اور پاکستانی احمدی بھی اپنی روح کی تسکین کے سامان کر سکیں۔ اپنے وطن کیلئے احمدی ہی کی دعا ہے جس نے اس کے ملک کی تقدیر بدلنی ہے، انسانیت سے محبت کا تقاضا ہے کہ دنیا کی تقدیر بدلنے کیلئے تڑپ تڑپ کر دعا کریں اور اپنے نیک نمونے قائم کریں۔ پاکستانی احمدی کے دل میں خلافت سے دوری کیلئے جو درد ہے اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرما کر اسے راحت میں بدل دے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے اختتامی دعا کروائی، جس میں ایم ٹی اے کی برکت سے تمام دنیا کے احمدی مسلمانوں نے اپنے آقا کی اقتداء کی سعادت پائی۔

تقریب بیعت

دعا کے بعد حضور انور سٹیج سے نیچے تشریف لائے اور جرمنی میں مقیم ایک پاکستانی مکرم عبدالحنان صاحب اور تین جرمن احباب Ali Mhchdi ، Menzel Enrico اور Isa Musa اور Dominik Heil کے ہاتھوں کو اپنے دست مبارک میں پکڑ کر ان کی بیعت لی۔ خواتین کے ہال میں جرمنی میں مقیم ایک انڈین خاتون Gurder Kaur کو بھی بیعت کی توفیق ملی، جبکہ دونوں ہالز میں موجود احمدی مرد و خواتین نے اور ایم ٹی اے کے ذریعہ قادیان کے جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں افراد نے اپنے آقا سے تجدید بیعت کا شرف پایا۔ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب سیکرٹری تبلیغ جرمنی کو حضور انور کی اقتداء میں بیعت کے اردو الفاظ کے رواں جرمن ترجمہ کی سعادت ملی۔

پروگرام کے اختتام پر حضور انور 12:35 بجے دوپہر روانہ ہو کر 12:55 بجے بیت السبوح پہنچے۔ ڈیڑھ بجے دوپہر حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر آپ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

دوسرے وقت حضور نے اپنے رہائشی دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور نمٹائے۔

نماز جنازہ

رات آٹھ بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کیلئے تشریف لائے اور نمازوں کی ادائیگی سے قبل مکرم حمید احمد صاحب سابق انسپکٹر بیت المال حال جرمنی کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم عبدالعزیز صاحب جدران آف نواب شاہ، مکرم الحاج ملک نواب دین صاحب آف کوئٹہ حال جرمنی، مکرم عزیز احمد مظفر صاحب آف جڑانوالہ ضلع فیصل آباد اور مکرمہ عکس ماہ صاحبہ بیوہ مکرم میجر منصور احمد صاحب شہید آف راولپنڈی کی نماز جنازہ غائب پڑھائیں۔

نماز ہائے جنازہ اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مورخہ 29 دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔

پہلے وقت میں حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں مختلف دفتری امور نمٹائے۔

خطبہ جمعہ

نماز جمعہ کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2:05 پر مسجد بیت السبوح تشریف لائے۔ حضور انور کے فرمان پر مکرم ساجد نسیم صاحب مربی سلسلہ ہمبرگ جرمنی نے اذان کہی۔ 2:10 پر حضور انور نے نہایت پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس میں حضور نے اپنے دورہ جرمنی کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وعدہ تو میرا یہ تھا کہ جرمنی کی جماعت ہر سال پانچ مساجد بنائے گی تو میں آؤں گا لیکن اس سال ابھی صرف تین بنائی گئی ہیں، اس سے یہ نہ سمجھیں کہ میں تین پر راضی ہو گیا ہوں۔ میں تو اس لئے آیا ہوں کہ برلن کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھوں کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بڑی خواہش تھی کہ یہ مسجد بنے، اس کیلئے رقم بھی جمع ہوئی جو بعد میں لندن کی مسجد میں خرچ ہوئی۔

حضور انور نے خلافت ثانیہ میں برلن کی مسجد کیلئے ہندوستان خصوصاً قادیان کی خواتین کی غیر معمولی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو معیار ان غریب لوگوں نے قائم کئے تھے شاید وہ معیار آپ قائم نہ کر سکیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی کی طرف سے مسجد بنانے کیلئے قرض کی درخواست کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے سوچا تھا کہ اگر انہوں نے دوبارہ یہ درخواست کی تو میں پاکستان کے احمدیوں سے کہوں گا کہ وہ آنہ دو آنہ جمع کر کے اپنے ان بھائیوں کی مدد کریں۔

حضور انور نے برلن کی مسجد کے تذکرہ میں فرمایا کہ اس مسجد کی بڑی اہمیت ہے، 86 سال بعد ہم اسے بنانے لگے ہیں، لہٰذا سازگار حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوری تعمیر مکمل ہو جانی چاہئے۔ حکومتی ادارے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ساتھ ہیں لیکن بعض مقامی نیشنلسٹ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ امیر صاحب پریشان تھے تو میں نے امیر صاحب سے کہا کہ ہم انشاء اللہ ضرور جائیں گے اور اللہ مدد فرمائے گا۔ یہ سر پھروں کا گروہ ہمارا کیا کرے گا، زیادہ سے زیادہ چند پتھر پھینک دے گا۔ یہ روکیں ہمارا ارادہ نہیں بدل سکتیں۔ اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے، اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے دعائیں کرتے ہوئے ہم اس نیک کام کو انجام دیں گے تو اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ جرمن قوم اتنی سخت مزاج نہیں جتنا اظہار وہاں ہو رہا ہے۔ دراصل بعض مسلمان گروہوں نے وہاں بہت بگاڑ پیدا کیا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ کسی مسلمان گروپ کی بات نہیں سن رہے۔ پس آج احمدیت نے محبت بکھیرنی ہے اور خدا کا پیغام ساری دنیا میں پہنچانا ہے۔ مسجد کی تعمیر کے دوران بھی نرم رویہ اختیار کرنا ہے، صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

حضور انور نے انگلستان کے علاقہ ہارٹلے پول کی مسجد کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ شروع میں لوگوں نے بہت مخالفت کی لیکن مسجد کی تعمیر کے بعد احمدیوں کا رویہ دیکھ کر ان لوگوں کے تأثرات بالکل بدل گئے۔ پس یہاں کا تأثر بھی انشاء اللہ وقت کے ساتھ ساتھ زائل ہو جائے گا۔ لیکن آپ کا فرض ہے کہ آپ لوگوں کو اسلام کی تعلیم بتائیں۔ انہیں بتائیں کہ ہم یہ مسجد اس روح کے ساتھ بنا رہے ہیں جس روح کے ساتھ خدا کے پہلے گھر کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ پس ہماری مسجد اس پہلے گھر کی اتباع میں امن کا پیغام پہنچانے، امن قائم کرنے اور پیار، محبت اور بھائی چارہ کی فضا پیدا کرنے کیلئے ہو گی۔ ہماری اس مسجد سے اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل شریعت کی تعلیم کے نور کی کرنیں ہر سو پھیلیں گی۔ ہم تو امن کی خاطر قربانی دینے والے ہیں، ہم اپنے حقوق چھوڑ کر امن قائم کرنے والے ہیں۔ یہ پیغام سب کو پہنچادیں پھر جیسا کہ پہلے ہوا اب بھی ہوگا اور یہ اعتراض کرنے والے ہم سے تعاون کرنے لگیں گے۔ اگر آپ یہ نمونہ قائم کریں گے تو برلن میں ایک نہیں کئی مساجد بنائیں گے۔ پس قربانیاں اور دعائیں کرتے چلے جائیں، یہ نہیں کہ اپنے وعدے پورے کرنے کیلئے جماعت سے ہی قرض مانگنے لگ جائیں، اگر جماعت آپ کو قرض دیدے تو دنیا کی باقی جماعتوں کے منصوبے پورے نہیں ہو سکتے۔ مالی قربانی نام ہی اس بات کا ہے کہ اپنے پر تنگی وارد کر کے خدا کی راہ میں دیا جائے۔ آپ کی جان، مال اور وقت کی قربانی نے ہی جرمنوں کے دل جیتنے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی آپ کے دعویٰ کے بارہ میں اس ملک میں خبر پہنچ چکی تھی، اگر دنیا کے حالات نہ بدلتے اور ہماری سُستیاں نہ ہوتیں تو بہت کام ہو سکتا تھا۔ اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام ایک جرمن عورت کا خط پڑھ کر سنایا جو اس وقت اخبار بدر میں شائع ہوا تھا اور خط لکھنے والی اس عورت نے حضور ﷺ کی صداقت کے بارہ میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے رسول ہونے کا اقرار کیا تھا اور حضور ﷺ سے درخواست کی تھی کہ آپ اس کے نام چند سطور تحریر فرمائیں اور اپنی تصویر بھی اسے بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج آپ یہاں ہزاروں میں ہیں، تبلیغ کرتے اور مسجدیں بنا رہے ہیں، پھر بھی لوگوں کا رجحان کم ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ دنیا مذہب سے ہٹی ہوئی ہے لیکن لوگوں میں ایک بے چینی پائی جاتی ہے۔ پس ان کی یہ بے چینی دور کرنے کیلئے انہیں اسلام کی تعلیم کی خوبیاں بتائیں۔ یہ مسجدیں ہی ہیں جو آپ کا پیغام ان علاقوں میں پہنچائیں گی۔ مشرقی جرمنی کی اس ایک مسجد سے خوش نہ ہو جائیں بلکہ اور بھی کوشش کریں۔ حضور انور نے خلافت ثانیہ میں برلن کی مسجد اور یہاں ایک بڑا مرکز بنانے کے منصوبہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت پندرہ لاکھ روپے جمع ہونے مشکل تھے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی جماعت برلن کی مسجد کے ساتھ ساتھ کئی اور مساجد بنانے کی توفیق بھی پا رہی ہے اور برلن کی مسجد کیلئے پندرہ لاکھ کے مقابلہ میں سات آٹھ کروڑ روپے خرچ کرنے کی استعداد رکھتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے بعض قرآنی آیات پڑھیں اور ان کی روشنی میں بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ پر مکمل ایمان اور اس کا تقویٰ اختیار کئے بغیر ہم مسجد کی تعمیر نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے کی کچھ شرائط ہیں۔ ایک یہ کہ کسی غیر اللہ کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہ ہو۔ اللہ کا نام ان کے سامنے لیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور وہ فوراً توجہ کرتے ہیں کہ نافرمانی کی وجہ سے کہیں پکڑے نہ جائیں۔ ہر دن ان میں ایک نئی تبدیلی پیدا ہوتی ہے نیز ایمان اور اللہ تعالیٰ کے خوف میں زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی باتوں کی طرف بلایا جائے تو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا، اگر یہ جواب نہیں تو ایمان بھی کامل نہیں، پھر مساجد آباد نہیں کر سکتے۔ اللہ پر ایمان لانے والے اللہ اور رسول کے مخالفین کے ساتھ دوستیاں نہیں رکھتے بلکہ اللہ، رسول اور اس کے جاری کردہ نظام سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ یوم آخرت پر انہیں کامل ایمان ہوتا ہے۔ پھر مسجدیں بنانے والے نماز قائم کرنے والے ہوتے ہیں، مسجد کیلئے چندہ دے کر یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے جماعت پر احسان کیا ہے۔ مسجدوں کی تعمیر کے بعد ان کی آبادی کی فکر کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے ہوتے ہیں، مسجد کیلئے چندہ دے کر زکوٰۃ سے ہاتھ نہیں کھینچ لیتے بلکہ اس میں پیش پیش رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسے لوگ جو اوپر کی نشانیوں والے ہوتے ہیں وہ مساجد کو حقیقی رنگ میں تعمیر کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ ایسی مساجد ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوتی ہیں، مخالفین ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے فرمان کی روشنی میں فرمایا کہ امام وقت کا انکار کرنے والوں کی مسجدیں تعمیر تو ہو جاتی ہیں لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوتی ہیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمایا کہ مسجدوں کی اصل زینت نمازیوں سے ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو کامل ایمان اور تقویٰ کے ساتھ مسجدیں بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

Rodgau میں مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کی پُرمسرت تقریب

آج جرمنی کی جماعت کو سو مساجد سکیم کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے ایک اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھوانے اور ایک مسجد کا افتتاح کروانے کی سعادت مل رہی تھی۔

اس پروگرام کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شام پانچ بجے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کے بعد قافلہ Franken (فرانکن) ریجن کی تین جماعتوں Rodgau (روڈ گاؤ)، Rodermark (روڈر مارک) اور Seligenstadt (زیلیگن سٹڈ) کی مشترکہ مسجد کے سنگ بنیاد کیلئے روڈ گاؤ کیلئے روانہ ہوا۔

آٹو بان نمبر 661 اور 3 پر نصف گھنٹے کی مسافت طے کر کے قافلہ ساڑھے پانچ بجے روڈ گاؤ پہنچا۔ روڈ گاؤ نامی شہر پانچ قصبات کو ملا کر بنایا گیا، ویسے تو یہ شہر زمانہ قبل مسیح سے مختلف ناموں سے آباد چلا آرہا ہے لیکن 1979ء میں اس کو روڈ گاؤ کا نام دیا گیا۔ یہ شہر فرینکفرٹ سے سے 28 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، اس کا مجموعی رقبہ 65 مربع کلومیٹر اور اس کی آبادی 45 ہزار ہے۔

جماعتی لحاظ سے اوّلاً 1986ء میں ایک خاندان اس شہر میں آیا اور اس جماعت کی بنیاد پڑی۔ پہلے سال روڈ گاؤ کی جماعت کے افراد کی کل تعداد دس تھی جو تین خاندانوں پر مشتمل تھی لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شہر میں 38 خاندان آباد ہیں اور اس کی تجنید 213 ہے۔ 1997ء میں اس جماعت میں نماز سینٹر بنایا گیا۔ 2002ء سے مسجد بنانے کی کوشش شروع کی گئی اور مختلف قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے 5 راکتوبر 2006ء میں 1034 مربع میٹر پر مشتمل یہ زمین خرید کی گئی۔

اس مسجد کی تعمیر میں روڈ گاؤ کے علاوہ 1985ء میں قائم ہونے والی روڈر مارک کی جماعت اور 1988ء میں قائم ہونے والی زیلنگن کی جماعت بھی شامل ہے۔ روڈر مارک کی جماعت اس مسجد سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور 32 خاندانوں کی 141 تجنید پر مشتمل ہے۔ جبکہ زیلنگن کی جماعت اس مسجد سے تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور اس میں 28 خاندان کے 112 افراد پر مشتمل ہے۔

قافلہ کے مذکورہ پلاٹ پر پہنچنے پر حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مرکزی عہدیداران، مبلغین کرام، ریجنل عہدیداران، تینوں جماعتوں کے صدر اور ان کی عاملہ کے بعض ممبران نے حضور کا استقبال کیا، ایک بچہ اور بچی نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ بچے اور بچیاں لوائے احمدیت اور جرمنی کے جھنڈے کے طرز کی چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں لہراتے ہوئے یا امیر المومنین اھلا و سھلا و مرحبا اور دیگر اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر اپنے آقا کا پرجوش استقبال کر رہے تھے۔

مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کیلئے مارکیاں لگا کر عارضی انتظام کیا گیا تھا، جنہیں رنگ برنگے آرائشی کاغذوں اور غباروں سے مزین کیا گیا تھا اور ان میں قرآنی آیات، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پر مشتمل بینرز لگائے گئے تھے۔ حضور انور کے اسٹیج پر تشریف لانے کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا۔ مکرم لمعات مرزا صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی۔ مکرم معاذ اللہ میلو صاحب نے ان آیات کا جرمن اور مکرم نیر اقبال صاحب نے اردو ترجمہ پیش کیا۔

محترم امیر صاحب جرمنی نے سب سے پہلے جرمنی جماعت کی اس خوش قسمتی کا ذکر کیا کہ حضور ان دنوں ہمارے پاس ہیں۔ لوکل جماعت کی تفصیل اور اس کی جماعتی اور ملکی امور میں دلچسپی اور فعال کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ غیر ملکیوں کی کونسل کے بارہ ممبران میں سے دو ممبر احمدی ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے مسجد کی تعمیر کا تفصیلی پلان بیان کیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں انسانیت کی سچی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔ نیز شہر کی خوشحالی اور امن کیلئے ہم حضور کی خدمت میں دعا کے خواستگار ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے جو کچھ کہنا تھا وہ آج کے خطبہ جمعہ میں کہہ چکا ہوں، اس سے زائد اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ امید ہے کہ آپ نے اسے سن لیا ہوگا، اب اس پر عمل کریں۔

اس مختصر پروگرام کے بعد 5:50 بجے مسجد کی باقاعدہ بنیاد رکھنے کی کارروائی شروع ہوئی اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ ثبت فرمائی، آپ کے بعد حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا نے اینٹ رکھی اور پھر علی الترتیب مکرم امیر صاحب، مکرم مشنری انچارج صاحب، مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، مکرم نائب ایڈیشنل وکیل المال صاحب اور جماعت کے مختلف عہدیداران جن میں ریجنل مبلغ، نیشنل عاملہ کے بعض ممبران، مقامی صدور اور ان کی عاملہ کے بعض ممبران نیز انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے نیشنل اور لوکل عہدیداران نے اینٹیں رکھیں۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد مہمانوں کی خدمت میں چائے وغیرہ پیش کی گئی، حضور انور نے بھی از راہ شفقت مارکی میں سب حاضرین کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔ واپسی کیلئے روانہ ہونے سے قبل حضور انور نے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور کچھ دیر کیلئے مستورات کی مارکی میں تشریف لے گئے، جہاں بچیوں نے دعائیہ اشعار پڑھتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔

آفن باخ (Offenbach) میں مسجد بیت الجامع کا افتتاح

شام ساڑھے چھ بجے قافلہ روڈ گاؤ سے روانہ ہوا اور آٹو بان 3 اور 661 سے ہوتا ہوا 6:55 پر آفن باخ (Offenbach) کے علاقہ میں پہنچا، جہاں مجلس انصار اللہ جرمنی کی مالی قربانیوں سے تیار ہونے والی مسجد بیت الجامع کا حضور انور نے افتتاح فرمانا تھا۔

جرمنی کے صوبہ Hessen (ہیسن) میں فرینکفرٹ سے ملحقہ آفن باخ کا علاقہ بیت السبوح سے قریباً بیس منٹ کی ڈرائیو پر واقع ہے۔ 561ء کے بعد اس شہر کا اشارۃً تاریخ میں کہیں کہیں ذکر ملتا ہے تاہم 977ء کی تاریخی دستاویزات میں باقاعدہ اس شہر کا ذکر موجود ہے۔ اس وقت اس شہر کی آبادی 117000 نفوس پر مشتمل ہے، جن میں مسلمانوں کی تعداد 18000 ہے۔ کسی زمانہ میں اس شہر میں چمڑے کی بہت بڑی صنعت ہوتی تھی اور جس طرح پاکستان میں سیالکوٹ فٹبال اور کھیلوں کی صنعت کی وجہ سے مشہور ہے، یہ شہر چمڑے کے پرس اور جوتوں کی صنعت کی وجہ سے سارے یورپ میں بہت معروف تھا۔ اس شہر میں نماز سینٹر کی طرز پر ترکی، مراکش، بوزنیین وغیرہ کی چھ مسجدیں موجود ہیں۔ یہ تمام مساجد پہلے سے تعمیر شدہ عمارتوں میں قائم کی گئیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الجامع اس علاقہ کی پہلی مسجد ہے جو باقاعدہ مسجد کے طور پر تعمیر ہوئی ہے۔

مسجد بیت الجامع کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ 1994ء میں مجلس انصار اللہ جرمنی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے اپنے دفاتر وغیرہ کیلئے الگ عمارت تعمیر کرنے کی اجازت حاصل کی۔ جولائی 2000ء میں آفن باخ کے علاقہ میں 1600 مربع میٹر پر مشتمل یہ جگہ خریدی گئی۔ اسی عرصہ میں بیت السبوح کی عمارت خریدنے پر تمام مرکزی اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر اس میں منتقل ہو گئے اور انصار اللہ جرمنی کی دفاتر کیلئے الگ عمارت کی ضرورت نہ رہی تو مجلس انصار اللہ جرمنی نے آفن باخ میں خرید کردہ مذکورہ جگہ پر سو مساجد سکیم کے تحت مسجد بنانے کی تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جسے حضور نے ازراہ

شفقت منظور فرماتے ہوئے اس مسجد کا نام "بیت الجامع" عطا فرمایا۔

آفن باخ کی جماعت 1975ء میں قائم ہوئی اور اس وقت یہ جماعت 750افراد پر مشتمل ہے۔گزشتہ سال اگست 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے آفن باخ جماعت کی اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

مسجد کے افتتاح کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 6:55 پر آفن باخ پہنچے، حضور کی خدمت اقدس میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا گیا۔حضور انور نے افتتاحی شیلڈ کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح فرمایا، پھر آپ نے ساری مسجد کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔

مسجد تہ خانہ کے علاوہ دو منزلوں پر مشتمل ہے۔اوپر کی منزل پر لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک بڑا نماز ہال اور واش رومز ہیں نیز لجنہ ہال میں جانے والی سیڑھیوں سے ملحقہ نچلی منزل پر لجنہ کا دفتر اور کچن وغیرہ ہے۔دو میٹر چوڑی گلی سے گزر کر مسجد کی دوسری جانب جائیں تو نچلی منزل پر واقع مردوں کے نماز ہال کا راستہ دکھائی دیتا ہے اور اس سے ملحقہ سیڑھیاں اوپر کی منزل پر واقع دو بیڈروم، سٹنگ روم، کچن اور واش روم پر مشتمل مربی ہاؤس کو جاتی ہیں۔انہیں سیڑھیوں کے ساتھ مردوں کیلئے واش رومز بنے ہوئے ہیں۔تہہ خانہ کو کار پارکنگ کیلئے مخصوص کیا گیا ہے جس میں 48 گاڑیوں کے کھڑے ہونے کی گنجائش ہے۔

مرد و خواتین کے نماز ہالز میں چھ چھ صفیں ہیں، ہر صف میں اَسّی (80) نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، اس طرح اس مسجد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً نو سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

بعض مطلوبہ چیزیں مکمل نہ ہونے کی بناء پر کونسل کی طرف سے اس روز اس مسجد کے باقاعدہ استعمال کی اجازت نہ مل سکی، جس کی وجہ سے یہاں نماز نہیں پڑھی جا سکتی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی۔مکرم صدر صاحب انصار اللہ جرمنی نے اس مسجد کا پس منظر بیان کیا اور اس میں نمایاں خدمت کی توفیق پانے والوں کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا الحمدللہ کہ مجلس انصار اللہ جرمنی کو اپنی انفرادیت قائم رکھتے ہوئے اس مسجد کے بنانے کی توفیق ملی۔اس مسجد کی تعمیر کے بعد مجلس انصار اللہ کے مزید جرأت مندانہ قدم اٹھنے چاہئیں، نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگانے والوں میں اس طرح کی قربانیوں کیلئے مزید جوش پیدا ہونا چاہئے۔اگر آپ اپنا اچھا نمونہ دکھائیں گے تو نوجوانوں، عورتوں اور بچوں کو بھی اس نمونہ پر قائم ہونے کی طرف توجہ پیدا ہوگی، جو مثالیں آپ قائم کریں گے وہ آنے والوں کیلئے راستے ہموار کریں گی۔

حضور نے فرمایا کہ جتنی بڑی قربانی ہو اتنی ہی عاجزی پیدا ہونی چاہئے اور اتنا ہی ذمہ داری کا احساس زیادہ ہونا چاہئے۔پس سو مساجد کی تحریک میں آپ کے جو وعدے ہیں، اس سے بہت بڑھ کر دینے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے اس مسجد کا افتتاح تو کروالیا ہے لیکن ابھی اس کے باقاعدہ استعمال کی اجازت نہیں ملی اسی لئے آپ یہاں کے مقامی لوگوں کو نہیں بلا سکے۔آئندہ جب بھی عمارتیں بنائیں تو ان پر بارہ چودہ سال کا عرصہ نہیں لگنا چاہئے بلکہ کم عرصہ میں بڑی بڑی مسجدیں بنائیں اور جب تعمیر مکمل ہو تب افتتاح کروائیں۔آج اگر یہ مسجد مکمل ہوتی تو جمعہ کی نماز کے ساتھ اس کا افتتاح ہوتا اور اس طرح یہ جرمنی کی پہلی مسجد ہوتی جس کا افتتاح نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ ہوتا۔

حضور انور نے قرون اولیٰ میں ہجرت مدینہ کے بعد انصار کی طرف سے کی جانے والی قربانیوں اور جنگ بدر کے موقعہ پر انصار کی طرف سے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کئے جانے والے جواب کا مختصر ذکر کر کے انصار کو تلقین فرمائی کہ اپنے اچھے نمونے قائم کریں کیونکہ اسی پر نئی نسلوں نے پروان چڑھنا ہے۔

تقریب کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی اور وہاں موجود محکمہ تعمیر کے دو افسران سے کچھ دیر گفتگو فرمائی۔ مسجد کے ہال سے باہر تشریف لاتے ہوئے حضور انور نے از راہ شفقت ان خدام کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا جنہوں نے افتتاح سے قبل ساری رات مسجد کے کاموں کی تکمیل میں خدمت کی توفیق پائی تھی۔

مسجد سے روانہ ہونے سے قبل حضور انور نے تہ خانہ کا معائنہ فرمایا اور تہ خانہ نیز مسجد کی تزئین اور آرائش کے متعلق ہدایات سے نوازا۔

7:40 پر قافلہ آفن باخ سے روانہ ہو کر آٹھ بجے رات بیت السبوح پہنچا۔سوا آٹھ بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر آپ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 30/دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔

پہلے وقت میں حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں مختلف دفتری امور نمٹائے اس دوران حضور 12:10 بجے بیت السبوح کے قریب سن فلاور نامی پھولوں اور گھریلو لائز کی زیبائش و آرائش کے سامان کے سٹور پر تشریف لے گئے۔سٹور کے مالک نے حضور انور کو اس سٹور کا معائنہ کروایا اور پھول، پودوں نیز سامان آرائش کی تفصیلات بتائیں، اس دوران حضور انور نے بھی مختلف پھولوں اور پودوں کے بارہ میں ارشادات فرمائے۔سٹور کے مالک نے بتایا کہ یہ سٹور جرمنی بھر میں منفرد حیثیت کا حامل ہے، اس میں مختلف ممالک میں پائے جانیوالے پودوں کو ان ممالک میں پایا جانے والا ماحول مہیا کر کے پروان چڑھایا گیا ہے۔اسی طرح بعض پھولوں اور پودوں میں پیوندکاری کے ذریعہ تبدیلیاں بھی کی گئی ہیں۔سٹور میں مختلف قسم کے رنگا رنگ کے پھول پودے نیز لائز سے تعلق رکھنے والی انواع و اقسام کی اشیاء سلیقہ سے رکھی گئی ہیں۔علاوہ ازیں اس کے ایک طرف نہایت خوبصورت ریسٹورنٹ ہے جو اسی سٹور کا حصہ ہے۔سٹور کا مالک چونکہ جرمن زبان میں گفتگو کر سکتا تھا لہٰذا اس کے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے درمیان ترجمانی کی سعادت جرمنی کے دو خدام مکرم وجاہت مرزا صاحب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور مکرم عدیل عباسی صاحب کے حصہ میں آئی۔

ایک بجے دوپہر حضور انور واپس بیت السبوح تشریف لائے اور گیسٹ ہاؤس کا معائنہ فرمایا جہاں بعض ممبران قافلہ اور ایم ٹی اے کی ٹیم کا قیام تھا۔ڈیڑھ بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی اور پھر حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

5:15 بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور 8:05 بجے تک 49 خاندانوں کے 202 افراد کو فیملی اور 25 افراد کو انفرادی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔سوا آٹھ بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لئے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ضروری اعلان

بسلسلہ انگریزی تراجم کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے انگریزی تراجم اور ان پر نظر ثانی کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد موصول ہوا ہے کہ:

''انگلش تراجم کیلئے...... اعلان کروا کر یا کسی اور طریق سے اچھے ترجمہ کرنے والے تلاش کئے جا سکتے ہیں جو ترجمہ اور کمپوزنگ دونوں جہتوں سے مفید ثابت ہو سکتے ہیں''

لہٰذا ایسے احباب و خواتین جو انگریزی و اردو زبان کے محاورہ پر کامل عبور رکھتے ہوں اپنے اسماء کوائف اور ایڈریس سے مطلع فرمائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم کرنا ایک عظیم دینی و تاریخی سعادت ہے لہٰذا جو احباب یہ خدمت انجام دے سکتے ہیں وہ ازالہ اوہام کے پہلے 5 صفحات کا ترجمہ نمونے کے طور پر کر کے بھجوائیں تا کہ اس کا جائزہ لیکر کام کو آگے بڑھایا جا سکے۔ (ناظر نشر و اشاعت قادیان)

ضروری اعلان

تمام امراء و صدر صاحبان مبلغین و معلمین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''جھگڑے کی صورت میں جہاں تک میاں بیوی کو سمجھانے اور صلح کروانے کا تعلق ہے اُس کیلئے تو شریعت کے مطابق دونوں طرف سے ''حکمین'' مقرر کر کے آپس میں صلح کی کاروائی ہونی چاہئے نہ کہ اُمور عامہ کے ذریعے۔ اگر صلح نہ ہو سکے تو پھر علیحدگی کیلئے قضاء سے فوری رجوع ہو تا کہ خواہ مخواہ معاملہ کو لٹکانے کی بجائے علیحدگی جلد ہو جائے۔اگر قضاء یہ دیکھے کہ لڑکی کی نمایاں غلطی نہیں تو ایسی صورت میں قضا کو خلع بصورتِ طلاق کا انصاف سے فیصلہ کرنا چاہئے۔''

حضور انور کا ارشاد گرامی ہمارے لئے مشعل راہ ہے اس لئے تمام امراء کرام صدر صاحبان مبلغین و معلمین کرام سے گزارش ہے کہ اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کی راہنمائی کیا کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

درخواست دُعا

محترم سید مبارک صاحب ابن حضرت سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ ان دنوں بیمار ہیں قارئین بدر سے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ 15.5.06 کو خاکسار نے چارکوٹ میں مکرم ماسٹر محمد ایوب صاحب ولد مکرم محمد حسین صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال صاحب آف چارکوٹ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔اعانت بدر 100 روپے۔ (محمد شفیع صدر جماعت چارکوٹ)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R). (M) 9437078266. 9437276659, 9337271174, 9437378063

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافِ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph: 01872-220489, (R) 220233

اذکروا موتکم بالخیر: ....

مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش مرحوم کا ذکر خیر

افسوس مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش ۱۸ ستمبر ۰۶ء کو سہ پہر حرکت قلب بند ہونے سے احمد یہ ہسپتال قادیان میں بعمر 83 سال وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم چوہدری عبدالحکیم صاحب کے ہاں درگانوالی ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ وہیں ابتدائی تعلیم پائی پیدائشی احمدی تھے۔ والدہ بچپن میں ہی فوت ہو گئیں تھیں۔ بھائی بہن چھوٹے تھے انکی پرورش کے لئے آپ روزگار کی تلاش میں گھر سے نکل پڑے اور پھر والد صاحب سے انکی زندگی میں دوبارہ ملاقات نہ ہو سکی۔ تقسیم ملک کے وقت جب مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک فرمائی تو آپکے تایا چوہدری اللہ دتا صاحب نے آپکی بہادری اور بعض خوبیوں کے پیش نظر فرمایا کہ ہمارے خاندان میں یہ لڑکا ہے جوان حالات میں کام آنے کے لائق ہے چنانچہ آپ نے خود کو پیش کیا اور ابتدائی ۳۱۳ درویشان میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ اور تادم وفات عہد درویشی کو نہایت صبر شکر اور وفا سے نبھایا۔ ۷ جون ۱۹۴۸ کو ۲۴ سال کی عمر میں آپ وصیت کے نظام مین شامل ہو گئے۔ ۱۹۵۰ میں آپکی شادی آپکی ماموں زاد مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ سے ہوئی۔ آپ نہایت جری، جفاکش، بہادر اور نڈر انسان تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے جو کام بھی سپرد ہوا اطاعت اخلاص اور محنت سے سرانجام دیا اور مختلف رنگوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ قادیان میں فضل عمر پریس لگائے جانے پر اسکے پہلے مینیجر مقرر ہوئے۔ ایک حادثہ میں آپکی بائیں بازو مشین میں آکر کچلی گئی تو آپنے بڑی ہمت اور حوصلہ وصبر سے اپنے آپ کو سنبھالا اور مشین میں پھنسی ہوئی اپنی بازو خود اپنے دوسرے ہاتھ سے کاٹ دی۔ اور نہ صرف خود برداشت کی بلکہ دیکھنے اور علاج کرنے والوں کو بھی حوصلہ دیا اسکی وجہ سے آپکی صحت کمزور ہو گئی اسکے باوجود آپنے پریس اور بعد میں دفتر تعمیرات میں خدمات سرانجام دیں۔ آپکو نظام جماعت، خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام سے بہت محبت وعقیدت تھی۔ نہایت مخلص، دعاگو، صابر، شاکر، صوم وصلوۃ کے پابند قرآن مجید کی تلاوت باقاعدہ کرنے اور مخلوق خدا کی ہمدردی کرنے والے شریف النفس وجود تھے۔ آپ جلسہ سالانہ کے لئے جلسہ گاہ اور پنڈال تیار کرنے کے لئے سالہا سال تک ڈیوٹی دیتے رہے۔ دیوار بہشتی مقبرہ بنانے، منارۃ المسیح میں سنگ مرمر کی سلیب لگانے اور دیگر تعمیراتی کاموں میں انتھک محنت سے خدمت انجام دی۔ باوجود ایک ہاتھ نہ ہونے کے ہر طرح کا کام خود کر لیتے اور کسی قسم کی مجبوری کا اظہار نہیں کیا۔ ہر ایک سے محبت وپیار شفقت سے پیش آتے ہر ایک کو سلام کرتے۔ محلے میں بھی کوئی بیمار ہو جاتا تو بے چین ہو جاتے اسکی ہر طرح مدد کرتے اور دعا کرتے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے بہت محبت وعقیدت تھی ان کے بلانے پر کھانا پینا، سب کام کاج چھوڑ کر چلے جاتے اور ہر کام پر انکے حکم کو مقدم رکھتے۔ بار بار گھر والوں سے پوچھتے میرے گھر سے باہر جانے کے بعد میاں صاحب کا کوئی پیغام تو نہیں آیا۔ والی بال کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ اپنی اہلیہ کی کمزوری وبیماری میں بہت خدمت کی۔ کبھی کسی کو تنگی نہ دی۔ آپنے دو یتیم بچیوں کی پرورش کی اور انکی شادیاں کیں۔

تقسیم ملک سے قبل جب دہلی میں جلسہ ہوا آپ دہلی میں ملازم تھے۔ مخالفین نے حملہ کر دیا اس موقعہ پر آپنے عورتوں کی حفاظت میں بہادری سے نمایاں کردار ادا کیا۔ تقسیم ملک کے وقت عورتوں کو مضافات سے اکٹھا کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ ایک بیٹی لندن میں اور دو پاکستان میں ہیں۔ ایک بیٹا عبدالکریم لندن میں ہے چھوٹا بیٹا عبدالمجید قادیان میں ہے اور بڑے بیٹے مکرم عبدالعزیز صاحب اختر قادیان میں حلقہ مبارک کے صدر، انچارج سپورٹس صدر انجمن احمدیہ، قائد صحت جسمانی انصار اللہ بھارت کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپکی وفات پر لندن سے بیٹا اور بیٹی تشریف لا سکے آپکی نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں پڑھائی اور قطعہ درویشان میں آپکی تدفین کے بعد دعا کرائی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بھی اپنے خطبہ جمعہ کے آخر میں آپکے اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا اور آپکی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپکی بیوہ بھی ضعیف اور بہت کمزور ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی زندگی عطا فرمائے آمین۔

مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش مرحوم کا ذکر خیر

افسوس مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی ۲۵۔۱۱۔۲۰۰۶ کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی پیدائش ہوشیار پور کے قصبہ ماہل پور میں ہوئی تھی آپ کے چار بھائی اور چار بہنیں تھیں۔ ملک کی تقسیم سے قبل آپ فوج میں بھرتی ہو گئے۔ پارٹیشن کے موقعہ پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قادیان کی حفاظت کے لئے تحریک فرمائی تو آپنے بھی اپنا نام پیش کیا جو منظور کر لیا گیا۔ آپ ابتدائی ۳۱۳ درویشان میں سے تھے آپ کے والد حضرت قریشی شاہ دین صاحب ہاشمی صحابی نمبردار جاگیردار ماہلپور کے سابق امیر تھے۔ آپکی والدہ حضرت عصمت بیگم صاحبہ صحابیہ تھیں آپ کے نانا جان حضرت عبدالقادر صاحب لدھیانوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ خاص صحابہ میں سے تھے۔

آپ نے اپنی تمام عمر بہت ہی سادگی کے ساتھ گذاری۔ باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے آپکو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت یقین تھا اس وجہ سے کسی بھی حالت میں گھبرایا نہیں کرتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی اس بات کی تلقین کیا کرتے تھے کہ صرف خدا پر یقین کریں اور اسی سے مدد کے طلبگار رہا کریں۔ خلیفۂ وقت سے بیحد پیار کیا کرتے تھے جب امسال جلسہ سالانہ پر حضور انور قادیان تشریف لائے اور نصرت لائبریری کا معائنہ کرنے کے بعد حضور آپ کے گھر کے سامنے تشریف لائے تو حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے آپ سخت سردی میں کرسی پر بیٹھے رہے۔ جب حضور واپس تشریف لے جانے لگے تو آپ کو دیکھ کر آپکے پاس آگئے مصافحہ اور معانقہ کیا اور حضور انور خود سہارا دے کر آپکو آپکے گھر کے اندر لائے۔ حضور نے آپکے بیوی بچوں سے باتیں کیں اور فیملی کے ساتھ فوٹوز کھچوائے۔

مکرم ہاشمی صاحب چار بھائی تھے جن میں سے مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ملازمت کرتے تھے اور ربوہ میں دفتر خدمت درویشان میں تھے۔ آپکے دو بھائی مکرم محمد منیر ہاشمی صاحب آف لاہور اور مکرم افتخار احمد صاحب ہاشمی آف کراچی گورنمنٹ ملازمت میں تھے۔

آپنے صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں کام کیا اور ذیلی تنظیموں میں بھی کام کیا ریٹائرمنٹ کے وقت آپ سیکرٹری بہشتی مقبرہ کے طور پر خدمت انجام دے رہے تھے۔

آپنے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم سرفراز احمد ہاشمی اور تین بیٹیاں چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپکی خواہش کے مطابق نیک خادم دین بنائے۔

مورخہ ۲۶۔۱۱۔۰۶ کو آپکی نماز جنازہ، جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں ادا کی گئی اور قطعہ درویشان میں تدفین عمل میں آئی۔

آہ عبد السلام درویش

آہ اِس گلدان سے ایک پھول پھر مرجھا گیا — ملکِ عدم کی راہ لے عبد السلام بھی گیا
وہم و گمان میں نہ تھا عبد السلام جائے گا — ہسپتال سے واپس وہ زندہ پھر نہ آئے گا
صوم و صلوٰۃ کے پابند خوبیاں تھیں بیشمار — مسجد میں پہلے پہنچتے جمعہ کے دن ہوکر تیار
بہشتی مقبرہ میں بھی ہر روز ہی جاتے تھے وہ — اور دُعائے مغفرت قبروں پر کر آتے تھے وہ
پریس کی مشین میں ایک ہاتھ بھی جاتا رہا — پھر بھی سارے کام خوش اسلوبی سے نبھاتا رہا
چست و چالاک نوجوانی میں بڑے تھے ہوشیار — تھا اُن کا والی بال کے اچھے پلیروں میں شمار
وہ جب تھے بالی مارتے اُسکو اُٹھا سکتا تھا کون — اور ان کے بال کو واپس لوٹا سکتا تھا کون
ورزشی کھیلوں میں اُن کو کیا کیا ملتے تھے اعزاز — اور گولہ پھینکنے میں بھی تھا اُنہیں کو امتیاز
جلسہ کا پنڈال راتوں رات بناتے تھے وہ — اُن کو مہارت تھی بڑی کرامات دکھاتے تھے وہ
ماشاء اللہ سارے بچے دیں کے خدمتگار ہیں — اپنے اپنے کام میں برسر روزگار ہیں
جب کبھی بازار میں مجھ کو مل جاتے تھے وہ — مسکرا کر خیر خیریت بھی بتلاتے تھے وہ

ان کی بخشش کیلئے کرتا مبشّر ہے دُعا
اپنے کرم سے بخش دینا ان کو بھی پیارے خدا

(محمود احمد مبشّر درویش قادیان)

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اُسد | شہروز | مسرُور

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA-700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

سکندرآباد میں تقریب آمین وجلسہ فضائل قرآن کریم

جماعت احمدیہ سکندرآباد کی جانب سے چار بچیوں اور پانچ بچوں کے ناظرہ قرآن مجید مکمل ہونے پر ۴ فروری کو مسجد نور سکندرآباد میں تقریب آمین وجلسہ فضائل قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے کی۔ محترم عبداللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ عزیزہ فرحانہ کنول نے محمود کی آمین میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے قرآن کریم کی عظمت وفضائل مختصراً پیش کئے اور قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے سیکھنے سکھانے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ قرآن مجید ناظرہ مکمل کرنے والے اطفال وناصرات نے حاضرین جلسہ کو قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے قرآن مجید کے عنوان پر مختصر اور جامع تقریر کرتے ہوئے احباب کو نصائح فرمائیں۔ بعدہ بچوں کی گلپوشی کی گئی۔ مکرم صوبائی امیر صاحب کی طرف سے تحفے دیئے گئے۔ محترم صدر اجلاس نے قرآن مجید کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اور دعائے ختم قرآن پیش کر کے اجتماعی دعا کروائی۔ اور یہ جلسہ بہت ہی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس تقریب میں عزیزہ افشاں سونی کو محترم حافظ صاحب نے قرآن مجید ناظرہ شروع کروایا۔ جلسہ کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئی۔ تمام حاضرین کیلئے کھانے پینے کا معقول انتظام کیا گیا تھا اس جلسہ کی کامیابی کیلئے مکرم طاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم عرفان اللہ صاحب اور تمام خدام اور لجنہ کی ممبرات نے پرخلوص تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور سب کو قرآن کریم کی عظمت کو سمجھنے اور اس سے استفادہ کرنے کی توفیق دے آمین۔ (پی ایم رشید مبلغ سلسلہ سکندرآباد، آندھرا)

مجلس انصاراللہ ڈائمنڈ ہاربر (بنگال) کا سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ ڈائمنڈ ہاربر (بنگال) کا سالانہ اجتماع 3-4 فروری کو منعقد ہوا۔ جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد افتتاحی اجلاس میں تلاوت کے بعد خاکسار نے مجلس کا عہد دہرایا اور نظم خوانی کے بعد اجتماع کی غرض وغایت بتاتے ہوئے انصار بھائیوں کو پروگرام میں جوش وخروش سے حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ مجلس انصاراللہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے انصار بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ دعا کے بعد رات ۱۱ بجے تک مجلس کے دینی اور علمی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ مورخہ 4 فروری کو نماز تہجد اور فجر کے بعد محترم امیر صاحب بنگال، آسام نے اپنے درس میں سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کی۔ بعدہ خاکسار نے ڈائمنڈ ہاربر کے بعض انصار بھائیوں سے محترم امیر صاحب کی اجازت سے میٹنگ کی جس میں محترم امیر صاحب کے علاوہ بعض جماعتی عہدیدار احباب شامل ہوئے ان سے بھی انصاراللہ کو فعال کرنے کے سلسلہ میں مختلف اُمور پر لائحہ عمل طے کیا گیا۔ ان احباب کیلئے درج ذیل لائحہ عمل تیار کیا گیا اور اسی کے مطابق یہ جماعتوں میں کام کر کے اپنی رپورٹیں مکرم زعیم صاحب کی معرفت دفتر مجلس انصاراللہ بھارت کو بھجوایا کریں گے۔

دوسری میٹنگ زعماء انصاراللہ وصدر صاحبان کے ساتھ کی گئی۔ جس میں 19 زعماء اور 11 صدر صاحبان نے شرکت کی اس اجلاس میں خاکسار نے بالخصوص زعماء کرام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور رپورٹیں بھجوانے کے سلسلہ میں مرکزی ہدایت کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ نیز تعلیم القرآن کلاسز کے بارے میں صدر صاحبان اور زعماء کو پابند کیا گیا کہ وہ اس بارے میں خصوصی تعاون کریں۔ اس موقعہ پر محترم امیر صاحب نے بھی بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر مجلس انصاراللہ کے اجتماع کے سلسلہ میں بقیہ علمی اور دینی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ اختتامی پروگرام: ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے مجلس انصاراللہ کے اجتماع کی اختتامی تقریب کا پروگرام خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا۔ نظم کے بعد سب سے پہلے ان بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے جنہوں نے قرآن مجید مکمل کیا یا یسرنا القرآن مکمل کیا اور پھر سالانہ اجتماع انصاراللہ کے علمی اور دینی پروگرام میں اوّل دوم اور سوم آنے والے انصار بھائیوں کو محترم امیر صاحب بنگال آسام نے انعامات دیئے۔ آخر میں خاکسار نے تعلیم وتربیت اور اہل وعیال کی بہتر راہنمائی، M.T.A سے استفادہ اور خلیفۂ وقت سے پختہ تعلق وغیرہ امور کے بارے میں توجہ دلائی۔

تقریب بسم اللہ وآمین: مورخہ ۳ فروری کو بعد نماز ظہر وعصر تعلیم القرآن پروگرام کے تحت ڈائمنڈ ہاربر سرکل کے بچوں کیلئے تقریب بسم اللہ وآمین کا انعقاد ہوا۔ خدا کے فضل سے 150 سے زائد بچے اور بچیاں اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ یہ پروگرام خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم خوانی کے بعد سب سے پہلے خاکسار نے ان بچوں کو بسم اللہ پڑھا کر قرآن مجید شروع کرایا جنہوں نے یسرنا القرآن مکمل کیا۔ رپورٹ کے مطابق 112 بچے ٹارگیٹ دیئے جانے کے بعد یسرنا القرآن ختم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے ان بچوں سے قرآن مجید سنا جنہوں نے قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا۔ ڈائمنڈ ہاربر کے 175 بچوں نے قرآن مجید کا مکمل ایک دور کیا ہے۔ اس دوروزہ پروگرام میں مجموعی طور پر 535 مردوزن اور بچوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر مکرم امیر صاحب اور خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا۔ جس میں قرآن مجید کے فیوض وبرکات کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت الفاظ میں قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت، ترجمہ اور پھر اس کے معانی ومطالب پر غور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریب میں خاکسار نے سرکل انچارج صاحبان اور معلمین کرام کو قرآن مجید کی تعلیم کے بارے میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف بطور خاص توجہ دلائی۔ اور دعا کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان وقائد تربیت مجلس انصاراللہ بھارت)

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کی ڈائری

مورخہ 14.1.07 کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ بنگلور نے کی۔ مکرم غلام محی الدین صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم مصدق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے عہد خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ دوہرایا۔ عزیز صباحت احمد صاحب نے قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے پڑھا۔ مکرم سید لبید احمد صاحب نے حدیث حضرت محمد مصطفی ﷺ پڑھ کر سنائی۔ مکرم سید بشیر الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات پڑھ کر سنائے بعدہ مکرم سید شاہد احمد صاحب نے نماز کی اہمیت (انگریزی میں) بیان کی۔ عزیز سید فاتح اور عزیز حزقیل احمد انور نے تقریر کی۔ مکرم بشارت احمد صاحب نے لندن کے حالات بتائے کہ جماعت کا کام وہاں کیسے ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت کی برکات سے کس طرح ہم فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بعدہ عزیز افضال احمد خان نے سیرت حضرت عمرؓ کے موضوع پر، عزیز سعادت اللہ صاحب نے بعنوان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی علمی خدمات، عدیل احمد ارسلان نے بعنوان آنحضرت ﷺ اور غرباء کی امداد اسی طرح عزیز فضل احمد صاحب نے بھی تقریر کی۔ دوران اجلاس مکرمین سعادت اللہ، سفیان صاحب، نہاد عبد الواحد، اور صباحت احمد نے نظم پڑھی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆...... مورخہ 24 دسمبر 2006 کو مسجد بنگلور میں صبح دس بجے حج اور عید الاضحیٰ کے بارے میں معلوماتی کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب نے بائبل کی رو سے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے بارے میں مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے حج اور عید الاضحیٰ کے متعلق۔ مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے حالات پر معلومات دیں اور خدام کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے نصائح کیں۔

☆...... مورخہ 24 دسمبر 2006 کو خدام الاحمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام تین گھنٹہ وقار عمل کیا گیا خدام نے پورے قبرستان کی مکمل صفائی کی گیٹ اور قبروں کی درستی کی۔

☆...... ماہ نومبر کی 26 تاریخ کو خدام کی خصوصی کلاسیں لگائی گئیں۔ مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب، مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ، اور مکرم امیر صاحب نے عیسائیت کی تاریخ پر معلومات بہم پہنچائیں۔ (سید ثاقب احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

چنتہ کنٹہ (صوبہ آندھرا) میں لجنہ اماء اللہ کے تحت جلسہ تحریک جدید

مورخہ 28 جنوری 2007ء کو بعد نماز ظہر مسجد فضلِ عمر چنتہ کنٹہ میں لجنہ اماء اللہ نے محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت جلسہ تحریک جدید منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ قدسیہ نعمت صاحبہ نے کی۔ عہد نامہ کے بعد نظم عزیزہ صادقہ بیگم صاحبہ نے تحریک جدید کے سال نو پر خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ محترمہ صدر صاحبہ نے بعنوان ''تحریک جدید ایک آسمانی تحریک ہے'' محترمہ صالحہ قدیر صاحبہ نے ''تحریک جدید کے اغراض ومقاصد اور اس کے شیریں ثمرات'' عزیزہ صدیقہ بیگم صاحبہ نے ''تحریک جدید کی عظمت واہمیت'' محترمہ عصمت رخشندہ صاحبہ نے ''تحریک جدید اور ہماری ذمہ داریاں'' عزیزہ صوفیہ بیگم صاحبہ نے ''تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے'' محترمہ ناصرہ صاحبہ نے '' مجاہدین تحریک جدید سے دردمندانہ اپیل'' اور محترمہ شہناز منصور صاحبہ نے ''تحریک جدید کی اہمیت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ دوران جلسہ عائشہ نذیر صاحبہ اور طیب جہاں صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب میں محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے تحریک جدید کی شیریں ثمرات بیان کرتے ہوئے چندہ تحریک جدید میں شامل ہونے کی ہدایات دیں۔ دعا کے بعد حاضرین جلسہ میں چائے اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(راشدہ بشارت نائب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ آندھرا پردیش)

درخواست دُعا

مکرم شبیر احمد نائک آسنور اپنی اور اپنی بیٹی کی شفائے کاملہ اور عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم انکی تمام پریشانیوں کا ازالہ فرمائے اور دینی ودنیاوی ترقیات سے نوازے۔ (اعانت بدر 500 روپے)

مکرم سید شوکت علی صاحب کرنول اپنے کاروبار میں ترقی وصحت وتندرستی نیز بھائی یوسف علی صاحب بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر 100 روپے) (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

اذکروا موتاکم بالخیر

سید شبیر احمد طاہر شہید مرحوم کا ذکر خیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے تم اس کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے مگر تم نہیں سمجھتے

خاکسار مکرم مولوی سید شبیر احمد صاحب طاہر شہید مرحوم کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے جن کو مورخہ 21 جون 2006ء کی رات کچھ معاندین احمدیت نے ان ہی کے کمرے میں پھانسی کے پھندے پر لٹکا کر شہید کر دیا اناللہ وانا الیہ راجعون۔

شہید مرحوم کی پیدائش 5 جنوری 1979 کو خانپور ملکی بہار میں ہوئی آپ کے والد مکرم سید بشیر احمد صاحب والدہ مکرمہ حسنہ آراء صاحبہ بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں آپ کے خاندان کو 1932 میں قبولیت احمدیت کی توفیق ملی سب سے پہلے شہید مرحوم کے پردادا محترم محمود الحسن صاحب کو بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت کی توفیق وسعادت نصیب ہوئی اور اس کے بعد ایک ہی خاندان کے 60 افراد نے احمدیت قبول کی۔

محترم شبیر احمد طاہر صاحب شہید مرحوم نے 1994 میں میٹرک پاس کیا اور اسی سال جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا اور دو سال جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعۃ المبشرین میں داخل ہوئے اور 1998ء تک زیر تعلیم رہنے کے بعد میدان تبلیغ میں کام کرنے کی توفیق ملی سب سے پہلے گولگیرہ سرکل کے گاؤں کڈمیشور میں کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور بڑے ذوق وشوق سے جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ کرناٹک کے علاقہ میں بھی کام کرتے وقت ایک گاؤں میں کچھ مخالفین احمدیت نے کئی معلمین کو پکڑ لیا اور ستون وغیرہ کے ساتھ باندھ کر مارتے پیٹتے رہے بعد میں کچھ ہندوؤں کے غیرت دلانے پر ان نام نہاد مسلمانوں نے ان سبھی کو رہا کیا شہید مرحوم بھی ان اسیران راہ مولیٰ میں شامل تھے۔ خاکسار کو جنوری 2001ء میں صوبہ گوآ میں بطور مبلغ متعین کیا گیا اور وہاں باقاعدہ جماعت احمدیہ کے مشن کا قیام عمل میں آیا۔ گوآ کے پہلے احمدی مکرم غضنفر حسین خان صاحب جو کہ ایک ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر ہیں ہر نازک مرحلہ پر مدد کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

مورخہ 16 مئی 2001ء کو محترم شفیع اللہ صاحب امیر جماعت کرناٹک و گوآ نے مکرم شبیر احمد طاہر صاحب شہید مرحوم کو میرے ساتھ گوآ میں رہ کر کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور اس صوبہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی چونکہ صوبہ گوآ زمین کا ایک کنارہ ہے شہید مرحوم کو احمدیت کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پھیلانے کی توفیق بھی ملی اور اس طرح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے بھی مصداق ٹھہرے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

موصوف کو چنچواڑا پالی نامی جگہ پر متعین کیا گیا تھا جہاں پر انہوں نے پانچ سال تک محنت سے کام کرتے ہوئے تین دیہات کے 50 سے زائد بچوں کو قرآن مجید سکھایا اسلامی آداب اور اسلامی طریق پر زندگی گذارنے کا طریق سکھایا بعض نوعمر لوگوں اور نوجوانوں کو بھی قرآن مجید پڑھنا سکھایا اور شراب جیسی بری عادات سے چھٹکارہ دلایا ان کی بزرگی اور حسن اخلاق کے ہندو بھی قائل ہیں۔ شہید مرحوم کا مورخہ 3 مارچ 2006ء کو قادیان میں مکرم سید اشفاق احمد صاحب آف خانپور ملکی کی بیٹی عزیزہ صوفیہ کوثر کے ساتھ نکاح کا اعلان ہو چکا تھا رخصتی عمل میں نہیں آئی تھی۔ شہید مرحوم نے اپنے پیچھے بزرگ والدین دو بھائی اور تین بہنیں چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اس صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور معاندین احمدیت کو عقل شعور اور سمجھ عطا فرمائے۔ (مظہر احمد وسیم سرکل انچارج ہبلی گوآ)

افسوس مکرمہ زبیدہ سلطانہ صاحبہ وفات پاگئیں

افسوس میری والدہ محترمہ زبیدہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری عبدالحق صاحب درویش مرحوم وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ نہایت نیک صالحہ اور دعا گو خاتون تھیں انکا اصل وطن گنّور کیرالہ تھا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک برائے وقف قادیان پر اپنے پہلے خاوند مکرم ایچ حسین صاحب مرحوم کو اپنے ایک خواب کی بناء پر مع بچگان قادیان لانے کا موجب بنیں۔ قادیان پہنچنے کے چند ماہ بعد ہی نومبر 1951ء میں مکرم ایچ حسین صاحب کی اچانک وفات ہوگئی۔ 1951ء میں قادیان کے ایک نہایت مخلص درویش محترم چوہدری عبدالحق صاحب درویش سے عقد ثانی ہوئی۔ پانچ بچے پہلے تھے مزید تین بچے پیدا ہوئے۔ ازدواجی زندگی نہایت خوشگوار ماحول میں گزری۔ بچوں کی پرورش اور تربیت میں دونوں نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اولاد میں کوئی تفریق نہیں کی۔ نظام خلافت سے والہانہ عقیدت اور وابستگی تھی۔ ہر قسم کی مالی تحریک میں اور صدقہ اور خیرات میں اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ 88 سال کی عمر پاکر 8 فروری 2007 بروز جمعرات صبح سوا پانچ بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 فروری 2007ء کو لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ (جلال الدین نیر ناظر بیت المال آمد قادیان)

::دعائے مغفرت::

خاکسار کی پھوپی محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ ایم اے بی ایڈ مورخہ 9.11.06 کو بعمر 81 سال وفات پاگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ جماعت احمدیہ بھاگلپور کی پہلی خاتون تھیں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھاگلپور میں متعین ہوئیں۔ عرصہ دراز تک صدر لجنہ بھاگلپور کے عہدے پر فائز رہیں اور ذمہ داری کو خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ اس دوران کئی انعامات مرکز سلسلہ سے حاصل کئے۔ مرحومہ نیک سیرت، پابند صوم وصلوٰۃ اور غریب پرور تھیں جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ رہنے والی خاتون تھیں۔ قارئین بدر سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (ڈاکٹر شاہدہ خانم، بھاگلپور، بہار)

طلباء کے لئے مفید معلومات

بارہویں سائنس کے طلباء کے لئے ریلوے میں ٹریننگ بھی ملازمت بھی

عموماً انڈین ریلوے میں بھرتی ملک میں بنے 19 ریلوے ریکروٹمنٹ بورڈس کے ذریعے ہوتی ہے۔ البتہ گریڈ اے میں آفیسرس وانجینئرس کی بھرتی یونین پبلک سروس کمیشن کے معرفت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یونین پبلک کمیشن (یو پی ایس سی) کے معرفت اسپیشل کلاس ریلوے کلاس ریلوے اپرینٹس امتحان کے ذریعے نوجوانوں کا انتخاب کیا جاتا ہے اور انہیں چار سال کی انجینئرنگ شعبے میں ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس ٹریننگ کے بعد انہیں ریلوے میں بطور انجینئرنگ ملازمت دی جاتی ہے۔

اسپیشل کلاس ریلوے اپرنٹس امتحانات 2007

انڈین ریلوے کے میکانیکل ڈیپارٹمنٹ میں اسپیشل کلاس اپرنٹس کی بھرتی کے لئے یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) 22 جولائی 2007ء کو ایک تحریری امتحان کا انعقاد کر رہا ہے۔ آپ کی درخواست 19 مارچ 2007 تک کمیشن کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ دیگر تفصیلات درج ذیل ہیں۔

عمر کی حد: 17 تا 21 سال (یکم اگست 2007ء کو) او بی سی امیدوار کو اپری حد میں 3 سال جب کہ ایس ٹی/ ایس سی امیدوار کو 5 سال کی رعایت دی گئی ہے۔ **تعلیمی لیاقت**: بارہویں سائنس کا امتحان فرسٹ یا سیکنڈ کلاس سے پاس ہو جس میں میتھس مضمون رہا ہو علاوہ فزکس یا کیمسٹری میں سے ایک مضمون لیا ہو یا میتھس سے گریجویشن کیا ہو اور فزکس یا کیمسٹری ایک مضمون رہا ہو۔ یا شام کے کالج سے بی اے یا بی ایس سی کا تیسرے سال کا امتحان دے چکا ہو اور میتھس ایک مضمون رہا ہو۔ **تقرری کا طریقہ**: بھرتی تحریری امتحان سے ہوگی اور تحریری امتحان میں کامیابی امیدواروں کا انٹرویو لیا جائے گا اور حتمی انتخاب عمل میں آئے گا۔ **ٹریننگ کی میعاد**: ٹریننگ کی میعاد 4 سال کی ہوگی بعد ازاں میکانیکل ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت دی جائیں گی۔ **درخواست فارم**: درخواست فارم کسی بھی قریبی ہیڈ پوسٹ آفس سے 20 روپے ادا کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ درخواست فارم کے ساتھ تفصیلی بروشر موجود ہے جس کی مدد سے آپ درخواست فارم پر کرسکتے ہیں البتہ کوئی دقت یا مشکل ہو تو یو پی ایس سی کے دہلی دفتر 011-23381125, 23385271: پر صبح 10 بجے تا شام 6 بجے بلا جھجک رابطہ کر سکتے ہیں۔

درخواست کہاں بھیجیں: اپنی درخواست اس پتہ پر روانہ کریں: سیکرٹری یونین پبلک سروس دھول پور ہاؤس، شاہ جہاں روڈ، نئی دہلی 110069

درخواست بھیجنے والے لفافے پر جلی حرفوں میں "اسپیشل کلاس ریلوے اپرنٹس امتحانات 2007 ضرور تحریر کریں۔

تحریری امتحان کی تفصیل: تحریری امتحان کے کل تین پیپر ہوں گے۔ پرچہ 2 گھنٹے کا ہوگا اور ہر پیپر کے 200 مارکس ہوں گے۔ Paper-1: ذہنی استعداد، انگریزی و جنرل نالج کے سوالات Paper-2: فزیکل سائنس (فزکس اور کیمسٹری) Paper-3: میتھمیٹکس۔ تمام پرچوں کے سوالات اوبجیکٹو ٹائپ ہونگے۔ غلط جواب کے لئے منفی مارک ہوگا۔

اہم معلومات: ☐ صرف اور صرف پوسٹ آفس سے حاصل کیا ہوا فارم پر کریں۔ ☐ امیدوار بذاتِ خود فارم پُر کریں۔ ☐ دائرے کو ڈارک کرنے کے لئے HB پنسل کا استعمال کریں۔ ☐ چوکھٹے میں لکھنے کے لئے بلو یا بلیک پن کا استعمال کریں۔ ☐ تمام ضروری جگہوں پر دستخط کریں۔ ☐ خیال رہے کہ ہر جگہ دستخط یکساں ہو۔ ☐ تحریری امتحانات ملک کے ہر بڑے شہروں میں ہوں گے۔ ☐ اپنی درخواست پر شہر کا نام و کوڈ تحریر کریں۔ ☐ شہروں کے نام کی فہرست درخواست فارم کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔ ❀

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilitles Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

معاصرین کی آراء

گاؤں کی غریبی

ملکی سیمپل سروے این ایس ایس کے تازہ اعداد وشمار کے مطابق ملک ہندوستان میں اب بھی 2223 کروڑ لوگ غریبی کی سطح کے نیچے زندگی گزار رہے ہیں سن 94-1993 میں 36 فیصدی لوگ غریبی کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہے تھے یہ فیصد 2000 میں 26 اور 05-2004 کے دوران 22 فیصدی پر آ گیا یہاں پر یہ بات غور کرنے والی ہے کہ بھارت میں غریبی کا مطلب ہے دو وقت کی روٹی سے بھی محروم ہونا۔ اس میں تعلیم اور صحت جیسی زندگی کی بنیادی ضروریات کو بھی نہیں جوڑا جاتا ہے۔ غریبی کی مار شہروں کے مقابل پر دیہاتی علاقوں میں زیادہ ہے کیونکہ اقتصادی ترقی کا نفع شہروں کو ہی زیادہ مل پایا۔ این ایس ایس کی ایک نئی رپورٹ کے مطابق ایک تہائی دیہاتی آبادی یعنی 20 کروڑ سے زیادہ لوگ آج بھی صرف 12 روپے پر گھر کا گزارہ کرنے کیلئے مجبور ہیں۔ سروے کے مطابق اڑیسہ چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش، بہار، جھارکھنڈ، اور اتر پردیش ملک کے سب سے غریب صوبے ہیں۔

اڑیسہ اور چھتیس گڑھ میں حالات اتنے زیادہ خراب ہیں کہ 55 سے 57 فیصد دیہاتی لوگ گھر چلانے کیلئے صرف 12 روپے روزانہ خرچ کر پا رہے ہیں مدھیہ پردیش میں ایسے دیہاتی 47 فیصد ہیں اس کے بعد جھارکھنڈ کا نمبر ہے جہاں پر یہ اعداد وشمار 46 فیصدی ہے شہری شان وشوکت سے دور 10 فیصد دیہاتی تو ایسے ہیں جن کے پاس خرچ کرنے کیلئے روزانہ اوسطاً صرف ۹ روپے ہی ہوتے ہیں۔ یہاں پر یہ سوال اہم ہو جاتا ہے کہ اقتصادی ترقیات کے باوجود ہر گاؤں غریب کیوں ہیں یہاں پر قابل غور بات یہ ہے کہ بھارت کی تقریباً 70 فیصد آبادی گاؤں میں رہتی ہے۔ اور تقریباً 60 فیصد آبادی دیہاتی علاقوں کی کھیتی پر منحصر ہے اسی سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ دیہاتی علاقوں میں روزگار کی نظر سے کھیتی سب سے بڑا ذریعہ ہے لیکن سروے کے مطابق کسانوں میں اپنے پیشہ کو لیکر خاصی غیر اطمینانی ہے۔ حکومت نے کھیتی کو سدھارنے کیلئے کچھ کوششیں اور تدابیر ضرور کی ہیں لیکن ان تدابیر پر صحیح طریق سے عمل نہیں ہو رہا ہے۔ سروے نے حکومت، دیہاتی اسکیموں (سہکاری سمتیوں) اور دوسرے اداروں کی اسی ناکامی کو ظاہر کیا ہے حکومت فصل بیما کی بات تو کرتی ہے لیکن سروے کے مطابق 96 فیصد کسانوں نے کبھی فصل بیما نہیں کرایا۔ پریس اور میڈیا کے اس دور میں 57 فیصدی کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ فصل بیما کس بلا کا نام ہے۔ سب سے تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ 2000-1999 کے دیہاتی علاقوں میں جو منظر ابھر کر سامنے آ رہا ہے وہ باعث فکر ہے۔ ملک کی ترقی میں اس بات کی کوئی تائید کئے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن زمینی قبضہ کو لیکر جس طرح کی مخالفت کسانوں کے ذریعہ کی جا رہی ہے وہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے اسی مسئلہ میں سیاسی داؤ پیچوں سے اوپر اٹھکر اجتماعی طریق پر غور کرنے کی ضرورت ہے یہ مسئلہ صرف نندی گرام یا سنگور کا نہیں ہے بلکہ دیش کے دوسرے حصوں میں بھی کسانوں کے ذریعہ اس طرح کی مخالفت ہو رہی ہے۔ ایک بات اور بھی غور کرنے والی ہے کہ زمینی قبضہ سے کسانوں کو نوکری یا زمین کا معاوضہ دیا جا سکتا ہے لیکن اسکے بعد زمین سے محروم مزدوروں کا کیا ہوگا؟ ملک میں نیشنل اکانامی زون بننے میں کچھ بھی غلط نہیں لیکن یہ کم زرخیز یا بنجر زمین پر بھی بنایا جا سکتا ہے اس کے لئے زرخیز زمین پر حکومتی قبضہ کیوں ہو؟ سنگور کے کسانوں کا کہنا ہے کہ ان کی زرخیز زمین پر حکومتی قبضہ کیا جا رہا ہے یہ کسی طرح سے بھی مناسب نہیں ہے۔ حکومت کیلئے غور وفکر کا مضمون یہ ہونا چاہئے کہ ملک کی جی ڈی پی میں کھیتی کا اہم کردار کیوں کم ہوتا جا رہا ہے؟ کیا دیہاتی زندگی کو پوری طرح نظر انداز کر کے بھارت حقیقی معنوں میں اقتصادی ترقی کر سکتا ہے؟

حکومت کی پالیسیوں اور سکموں کا نفع اگر صرف شہروں تک ہی محدود رہا تو ہندوستان مضبوطی حاصل نہیں کر سکتا جس کا خواب دیکھا جا رہا ہے آج شہروں اور گاؤں کے درمیان جو غیر متوازی ترقی کا منظر دکھائی دے رہا ہے وہ ہندوستان کو صحیح راہ پر نہیں لے جائے گا غیر متوازی ترقی کی خلا کو تبھی پر کیا جا سکتا ہے جبکہ کھیتی کی ترقی ہو۔ اور اس میں روزگار کے نئے مواقع میسر ہوں اور اس کیلئے ضروری ہے کہ حکومتیں کھیتی اور کسانوں کی ترقی کو اپنی اول ترین لسٹ میں شامل کریں صرف کسانوں کے مفاد کے متعلق اسکیمیں بنانے یا کھیتی کے متعلق قوانین کی منادی کر دینے سے کام نہیں چلنے والا ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان اسکیموں پر صحیح طرح سے عمل بھی ہو اور ان کی پوری طرح سے نگرانی بھی کی جائے۔ (بحوالہ روزنامہ '' دینک جاگرن۔ 29 جنوری 2007)

منقولات

فتنہ قادیانیت کا تدارک ضروری

حیدر آباد 3 فروری مغربی گوداوری میں قادیانی اپنے گمراہ کن پروپگنڈہ کے ساتھ پورے زور وشور سے ارتداد کیلئے شد ومد سے سرگرم ہیں۔ لیکن جمیعۃ العماء آندھرا پردیش ان ناپاک حرکتوں سے غافل نہیں ہے بلکہ قادیانیت سے متاثرہ دوسرے علاقوں کی طرح مغربی گوداوری میں بھی اس فتنہ کے تدارک کیلئے کوشاں ہے۔ ریاستی صدر جمیعۃ العلماء حافظ پیر شبیر احمد تحفظ ختم نبوت کے تحت رد قادیانیت ورد عیسائیت کیلئے برسوں سے مسلسل جدو جہد کر رہے ہیں۔ اس ضلع کے 18 دیہات زیادہ متاثر ہیں۔ جمیعۃ کی جانب سے علماء کا ایک وفد تشکیل دے کر ان علاقوں میں روانہ کیا گیا ہے۔ جہاں اس وفد نے نہ صرف اہل ایمان کو اس باطل فرقہ سے چوکنا کیا ہے وہیں اس وفد نے مختلف مقامات پر قادیانیوں سے مباحث ومناظرے بھی کئے ہیں اور وہیں علاقہ کے ایس آئی سے لیکر ایس پی تک شکایتیں درج کروائیں ہیں جس کی وجہ سے قادیانیوں نے کچھ علاقوں سے راہ فرار اختیار کی۔ اس ضمن میں کوتہ پلی دیہات میں مولانا عبدالمجید قاسمی کے منعقدہ اجلاس میں تفصیلی طور پر قادیانیوں نے توبہ کرتے ہوئے دوبارہ دائرہ اسلام میں شامل ہو گئے۔ ان دو افراد کی خواہش ہے کہ یہاں اہل ایمان کیلئے مسجد قائم کی جائے اور ساتھ میں مسلمان بچوں کو صحیح دینی تعلیم دی جائے لیکن یہاں کے قادیانی اس کوشش کو کامیاب ہونے نہیں دے رہے ہیں۔ مولانا سہیل قاسمی جمیعۃ العلماء کی دعوت پر موصوف مغربی گوداوری میں تقریباً ڈیڑھ ماہ سے قیام پذیر ہیں اور متاثرہ 10 گاؤں کا ایک سنٹر رنگاپورم میں بنا کر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(بحوالہ روزنامہ منصف حیدر آباد ۴ فروزی 2007)

جماعت احمدیہ عقیدہ ختم نبوت کی قائل ہے

مجلس تحفظ ختم نبوت آندھرا پردیش کی طرف سے مختلف مقامات پر جلسے منعقد کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلاف اکسایا جا رہا ہے کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۰۷ء کو کاماریڈی اور شہر حیدر آباد کے علاوہ کئی دوسرے مقامات پر جلسے منعقد کر کے جھوٹا اور بے بنیاد پروپگنڈہ کیا گیا کہ احمدیوں (قادیانیوں) نے آنحضرت ﷺ کے بعد ایک نئے نبی کو آپؐ کے مقابل پر تسلیم کیا ہے جبکہ جماعت احمدیہ کا کامل عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے نبی اور خاتم النبیین ہیں آپؐ کے مقابل پر قیامت تک کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ احمدی احباب الحمد للہ اپنے آپ کو مسلمان تسلیم کرتے ہیں اور قرآن وسنت کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ مولانا سید ارشد مدنی صدر جمیعت العلماء ہند اور مفتی محمد غیاث الدین قاسمی اور دیگر علماء کے جھوٹے اور بے بنیاد بیانات کا سختی سے مذمت کرتی ہے جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کو عقیدہ ختم نبوت کا منکر قرار دیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ علماء فرقہ واریت کو ہوا دیکر فساد برپا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ سابق میں بھی حیدر آباد میں ان دیوبندی علماء کی وجہ سے فرقہ وارانہ جھگڑے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت خاتم النبیینؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق امام مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتی ہے۔ اور آنیوالے امام مہدی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ نبی اللہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں۔

''مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں اُس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے'' (ملفوظات جلد نمبر ا صفحہ ۳۲۷)

عوام الناس سے گذارش ہے کہ علماء کے بے بنیاد اور جھوٹے پروپگنڈہ پر توجہ نہ کریں بلکہ جماعت احمدیہ کے عقائد کا مطالعہ کریں۔ (مقصود احمد بھٹی جماعت احمدیہ حیدر آباد)

درخواست دعا :: ان دنوں اسکولوں اور کالجوں کے بچوں کے سالانہ امتحان ہو رہے ہیں تمام بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ — **کاشف جیولرز**
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ
فون 047-6213649 — 047-6215747

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

دنیا بھر میں ہر روز 18 ہزار بچے بھوک سے تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں

دنیا بھلے ہی تیزی سے ترقی کر رہی ہو لیکن آج بھی دنیا بھر میں روزانہ ہزاروں بچے صرف بھوک کی وجہ سے دم توڑ دیتے ہیں کیونکہ انہیں اپنی پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے کچھ نصیب نہیں ہوتا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اس ترقی یافتہ دنیا میں بھی کروڑوں افراد ہر روز بھوکے پیٹ سونے پر مجبور ہیں۔

اقوام متحدہ نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ ’’سال 2007ء کی یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہر روز اٹھارہ ہزار بچے تغذیہ کی کمی یا بھوک سے تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں جبکہ روزانہ 85 کروڑ افراد بھوکے سونے پر مجبور ہوتے ہیں۔‘‘ یہ اعداد و شمار اقوام متحدہ کی ایجنسی برائے غذا نے پیش کی ہے۔ اقوام متحدہ کی ایجنسی برائے غذا کے سربراہ جیمس موریس نے طلبہ، نوجوانوں، مذہبی تنظیموں، تاجر برادری اور دنیا بھر کی حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عالمی سطح پر بھکمری کے خاتمے، خاص طور پر بھوک کی وجہ سے ہونے والی بچوں کی اموات پر قابو پانے کیلئے بین الاقوامی مہم میں شامل ہوں۔ انہوں نے کہا ’’غریبی کے دائرے کو توڑنے کا سب سے مضبوط طریقہ کار یہی ہے کہ بھوک اور اس کی وجہ سے ہونے والی اموات کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔‘‘ موریس نے اس شرمناک حقیقت سے بھی پردہ اٹھایا کہ تغذیہ کی کمی کا شکار ہونے والے بچوں کی سب سے بڑی تعداد ہندوستان میں ہے۔ ان کے مطابق ہندوستان میں 10 کروڑ بچے تغذیہ کی کمی کا شکار ہیں جبکہ چین جو آبادی کے معاملے میں اول نمبر پر ہے اس معاملے میں دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ چین میں 4 کروڑ بچے تغذیہ کی کمی کا شکار ہیں۔ موریس نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ہندوستان اور چین اس مسئلے کو حل کرنے میں سنجیدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بات سے بہت پر امید ہوں کہ ہندوستان اور چین اس مسئلے پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان اور چین کے علاوہ ایشیا کے دیگر علاقوں میں 10 کروڑ ایسے بچے موجود ہیں جنہیں اکثر بھوکا رہنا پڑتا ہے جبکہ لاطینی امریکہ میں یہ تعداد 3 کروڑ ہے۔ افریقہ میں بھوکے بچوں کی تعداد موریس نے 10 کروڑ بتائی اور یہ بھی بتایا کہ یہاں اس سے نمٹنے کے لئے وسائل کی کمی ہے۔ موریس جو امریکی تاجر ہیں 5 سال کی خدمات کے بعد ورلڈ فوڈ پروگرام کے ایکزیکٹو ڈائریکٹر کے عہدے سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ انہوں نے 2015ء تک غریبی اور بھکمری کے خاتمہ کے لئے بہت ہی سنجیدگی سے کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ✿

سال 2007ء میں 10 لاکھ عراقی نقل مکانی کر سکتے ہیں

اقوام متحدہ نے حال ہی میں ایک رپورٹ پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ رواں سال کے دوران عراق میں بڑھتی ہوئی بدامنی کے باعث مزید 10 لاکھ عراقی نقل مکانی کر سکتے ہیں۔

اقوام متحدہ بین الاقوامی ادارہ برائے نقل مکانی کی خاتون ترجمان ’’جیمنی پانزیا‘‘ کے مطابق عراق میں تشدد کے واقعات کی وجہ سے نقل مکانی کرنے والے افراد کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ان حالات و واقعات کی وجہ سے رواں سال کے دوران مزید 10 لاکھ شہری اپنے گھربار چھوڑنے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔

عراق میں سلامتی اور امن کی صورتحال بد سے بدتر ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ دس لاکھ افراد کی نقل مکانی کا اندازہ صورتحال کو دیکھ کر لگایا گیا ہے۔ اور یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ امن و امان کی صورتحال بدستور خراب رہے گی۔ نئی صورتحال میں عراق کے پڑوسی ممالک کو عراقی پناہ گزینوں کے حوالے سے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔

عراق میں جاری جنگ ناقابل یقین حد تک بے انصافی پر مبنی اور غلط ہے: وزیر اعظم رابرٹ فیکو

سلواکیہ کے وزیر اعظم رابرٹ فیکو نے عراق سے اپنی فوجوں کو واپس بلا لیا ہے۔ انہوں نے عراق جنگ کو ناانصافی پر مبنی اور غلط قرار دیا۔ سلواکیہ کے 110 فوجی انجینئروں کو واپس بلا لینے کے ساتھ سلواکیہ یوروپی یونین کے ممالک اسپین اور اٹلی کی صف میں شامل ہو گیا ہے جنہوں نے حکومت تبدیل ہونے کے بعد عراق سے اپنی فوجوں کو واپس بلا لیا تھا۔

وزیر اعظم رابرٹ فیکو نے ایک نیوز کانفرنس میں کہا تھا ’’عراق میں جاری جنگ ناقابل یقین حد تک بے انصافی پر مبنی اور غلط ہے۔‘‘

برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے عراق کے جنوبی شہر بصرہ سے اپنے 1600 فوجیوں کو واپس بلانے کا گزشتہ دنوں اعلان کر دیا تھا۔ یہ فیصلہ انہوں نے برطانوی عوام کے دباؤ میں آ کر کیا ہے جو عراق میں فوج بھیجنے کے مخالف تھے۔ بلیئر نے کہا عراق میں برطانوی فوجوں کی تعداد 7 ہزار سے گھٹا کر 5 ہزار کر دی جائے گی اور ضرورت کی مناسبت سے وہاں کچھ ہی فوج کو روکا جائے گا۔ یہ اعلان انہوں نے گزشتہ دنوں برطانوی پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران کیا۔ اس کے بعد برطانوی فوج نے بصرہ شہر کی کمان عراقی سیکوریٹی فورسیز کو سونپ دی۔ فوجی انخلاء کے برطانوی منصوبے کی تصدیق امریکہ نے بھی کر دی ہے۔

ڈنمارک نے بھی فوجیں واپس بلانے کا اعلان کر دیا۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم ایڈرز فاگ رموسین نے کہا ہے کہ تمام بری فوج کو واپس بلا لیا جائے گا اور اس کی جگہ عراق میں صرف ان کا ایک ہیلی کاپٹر اور 9 فوجی رکیں گے۔ عراق میں ڈنمارک کے 450 فوجی ہیں جو برطانوی فوج کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔

دریں اثناء **آسٹریلیا** کے وزیر اعظم جان ہاورڈ نے کہا کہ اگر امریکہ نے عراق سے اپنی فوجیں واپس بلائیں تو دیگر اتحادی ممالک بھی عراق میں نہیں رہیں گے۔ اس وقت عراق میں آسٹریلیا کے تقریباً 2000 فوجی، امریکی اور برطانوی فوج کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

گرامین بینک کے نوبیل انعام یافتہ محمد یونس نے سیاسی پارٹی بنائی

بنگلہ دیش کے نوبل انعام یافتہ بینکر محمد یونس نے سیاسی جماعت کی تشکیل کا اعلان کر کے بیشتر سیاستدانوں کو حیران کر دیا ہے لیکن عام لوگ ان کے اس اقدام کا خیر مقدم کر رہے ہیں جو تبدیلی چاہتے ہیں۔ یونس نے اعلان کیا ہے کہ ان کی پارٹی ’’ناگرک شکتی‘‘ اگلے پارلیمانی انتخاب میں تمام 300 حلقوں میں انتخاب لڑے گی۔ سابق وزیر اعظم اور عوامی لیگ کی سربراہ شیخ حسینہ، یونس کے میدان سیاست میں آنے کی مخالفت کر چکی ہیں۔ انہوں نے اپنے حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ نووارد سیاست دان خطرناک ہوتے ہیں۔ انہیں شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا تھا کہ نئے سیاستدان قوم کو زیادہ نقصان پہنچایا کرتے ہیں۔ بہت سے بنگلہ دیشیوں نے یونس کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے لیکن زیادہ تر لوگوں نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ ان کے سیاست میں آنے کی وجہ کیا ہے۔ بعض نے یہ دریافت کیا کہ کیا بیرونی طاقتیں انہیں سیاست کے میدان میں لا رہی ہیں۔؟ دوسروں کا خیال ہے کہ یونس کی اس تحریک کے پیچھے امریکہ اور ہندوستان ہیں۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے کچھ طلباء اور اساتذہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر یونس کو بطور مقرر خاص مدعو کیا گیا تو وہ یونیورسٹی کی تقریب کا بائیکاٹ کریں گے۔

ایران کے ساتھ جنگ، عراق میں اتحادی افواج اور مشرق وسطیٰ کے لئے تباہ کن ثابت ہوگی

:- سابق امریکی فوجی افسران کا انتباہ :-

ایک طرف جہاں ایران کے تئیں جارج بش کے عزائم نیک نہیں معلوم ہوتے وہیں امریکہ کے 3 سابق اعلیٰ فوجی افسران نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ ایران کے خلاف فوجی کاروائی قطعی نہیں کی جانی چاہئے کیونکہ ایسی کسی بھی کاروائی کے نتائج عراق میں اتحادی افواج اور مشرق وسطیٰ کے لئے تباہ کن ہوں گے۔

ان افسران نے کہا کہ ایران کے جوہری پروگرام کے حوالے سے بحران کو سفارت کاری کے ذریعے حل کیا جانا چاہئے۔ اس سلسلے میں سابق امریکی فوجی افسران کا ایک خط برطانیہ کے اخبار سنڈے ٹائمز میں شائع ہوا ہے جس پر لیفٹیننٹ جنرل رابرٹ گارڈ کے بھی دستخط ہیں جو امیریکی وزیر دفاع کے معاون تھے اس کے علاوہ جنرل جوزف ہوار اور وائس ایڈمرل جیسے سابق اعلیٰ فوجیوں نے بھی اس پر دستخط کئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بطور سابق امریکی فوجی ہم ایران کے خلاف فوجی قوت کے استعمال پر امریکہ کو خبردار کرتے ہیں کیونکہ اس طرح کا اقدام عالمی اور علاقائی سطح پر صورتِ حال کو مزید خراب کرے گا۔

قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہالینڈ کے ممبر پارلیمنٹ کا اہانت آمیز بیان

روزنامہ ’’ڈی پیرس‘‘ (DE PERS) میں 13 فروری کو شائع انٹرویو میں ہالینڈ کے سیاسی رہنما اور ممبر پارلیمنٹ ولڈرس نے کہا کہ ’’اسلام ایک پُر تشدد مذہب ہے اگر محمدؐ آج یہاں ہوتے تو میں انہیں ایک انتہاپسند قرار دیتا اور ملک سے نکال باہر کرتا۔‘‘ ولڈرس نے کہا کہ ’’میں اپنی بات کو واپس لینے کے بارے میں خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا۔‘‘

سعودی عرب نے ہالینڈ کے اس سیاسی رہنما سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے جس نے کہا ہے کہ ’’اگر مسلمان اس ملک میں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں (نعوذ باللہ) آدھا قرآن پھاڑ کر پھینک دینا چاہئے اور اگر آج محمدؐ ہالینڈ میں ہوتے تو وہ انہیں ملک سے نکال باہر کرتے سعودی حکومت نے اس معاملے میں ہالینڈ کی حکومت سے مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے۔

ولڈرس نے سعودی عرب کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا ’’کیا وہ پاگل ہو گئے ہیں؟ یہ انتہائی شرمناک ہے کہ ایک ایسا ملک جہاں بولنے کی بھی آزادی نہیں وہ مجھے نصیحت کر رہا ہے۔ انہیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہاں کا کوئی بھی ممبر پارلیمنٹ جو بھی چاہے بول سکتا ہے۔‘‘

ولڈرس اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بیانات دیتے آئے ہیں۔ وہ مسلم عورتوں کے حجاب پہننے کے خلاف مہم چلاتے رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں مسلمانوں کی آمد کے علاوہ مساجد اور مذہبی اسکولوں کی تعمیر پر بھی پابندی لگا دی جائے۔ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ آبادی والے ملک ہالینڈ میں تقریباً 10 لاکھ مسلمان رہتے ہیں۔ ولڈرس نے اپنے ہم وطنوں کو ملک میں ’’اسلام کے سونامی‘‘ سے بھی متنبہ کیا ہے۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian

Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 Thursday 15 March 2007 Issue No. 11

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

پیغامات

برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

جلسہ سالانہ قادیان 2006 کے موقع پر درج ذیل اعلیٰ حکام کے پیغامات موصول ہوئے ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

V. S. Kokje
Governor
Himachal Pradesh.

RAJ BHAVAN,
SHIMLA-171 002.

MESSAGE

I am glad to know that 115[th] Annual Convention of Worldwide Ahmadiyya Muslim Community is being held at Qadian, District Gurdaspur, Punjab from 26[th] December, 2006 to 28[th] December, 2006 in which thousands of participants from all over the world would attend.

Ahmadiyya Muslim Community has established thousands of schools, colleges and medical centers in African countries and elsewhere to improve the life style of the people and to meet the health need of the poor. Its motto being "Love for all, Hatred for None" it holds "All religious Founder Day" in various states of India and abroad to establish communal harmony and universal brotherhood. I hope the community will continue to do this good work in many many areas of the world.

I extend my good wishes for the success of the convention.

(V.S. Kokje)

پیغام ...... وی ایس کوکجے (گورنر ہماچل پردیش)

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ اپنا 115 واں جلسہ سالانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں مورخہ 26 تا 28 دسمبر 2006 کو منعقد کر رہی ہے۔ جس میں دنیا کے تمام خطوں سے ہزاروں کی تعداد میں احباب شامل ہو رہے ہیں۔

مسلم جماعت احمدیہ نے افریقن ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں اسکول کالجز اور طبی مراکز قائم کئے ہیں اور اس طرح انسان کی زندگی کو بہتر بنانے اور صحت وغریب کی ضرورت کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہیں اور اس جماعت کا ماٹو بھی یہی ہے کہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' اسی وجہ سے یہ جماعت ''یوم پیشوایان مذاہب کا انعقاد ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں کرتی ہے یہ قدم آپسی ہمدردی اور عالمی بھائی چارا کو بڑھاوا دینے میں معاون ومدد ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ جماعت ان نیک اور اچھے کاموں کو دنیا کے تمام علاقوں میں جاری وساری رکھے گی۔ اس جلسہ کی کامیابی کیلئے نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ (وی ایس کوکجے۔ گورنر ہماچل)

CHIEF MINISTER
GOA

22-12-2006

MESSAGE

It is a matter of great interest that the 115[th] Annual Convention of Worldwide Ahmadiyya Muslim Community is scheduled to be held at their spiritual headquarters Qadian, Gurdaspur, Punjab from 26[th] to 28[th] December 2006. Members of the Ahmadiyya community deserve all praise because they have been spreading the message of peace and universal brotherhood wherever they are.

The very motto of the community "Love for All, Hatred for None" blends well with India's traditional cultural ethos, which speak of the world as one family and pray for the welfare of all. It is very significant that the membership of Ahmadiyya Muslim Jamaat has swelled to 150 million spread over 180 countries. It means that the message of the Jamaat's founder, Hazrat Ghulam Ahmed, has reached the four corners of the world. Obviously, the humanity has benefited much from this philosophy.

Massive efforts at reconciliation are required to bring peace to this strife-torn world caught in intense competition. It is only the message of "Love for All" that can fructify our dream of a just international order. I send my Best Wishes for the success of the "Jalsa Salana", which will be attended by thousands of faithful from all over the world. Let the message of Global Peace go from Qadian.

پیغام ...... جناب پرتاپ سنگھ رانے (وزیر اعلیٰ گووا)

یہ بہت ہی دلچسپی کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر اپنا 115 واں جلسہ سالانہ اپنے روحانی مرکز قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں مورخہ 25 تا 28 دسمبر 2006ء کو منعقد کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد تمام تعریفوں کے حقدار ہیں کیونکہ وہ دنیا میں جہاں کہیں بھی ہیں دنیا میں امن اور عالمی بھائی چارے کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔

اس جماعت کے موٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں نے ہندوستان کی تمدنی اور ثقافتی روح کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے جس میں تمام دنیا کو ایک خاندان کہا گیا ہے جس کے تمام افراد ایک دوسرے کی بھلائی کیلئے دعا گو رہتے ہیں۔

یہ بات بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ مسلم جماعت احمدیہ کی ممبر شپ آج دنیا کے 180 ممالک میں 150 ملین تک پہنچ چکی ہے ان معنوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام آج دنیا کے چاروں کناروں تک پہنچ چکا ہے اور یقیناً دنیا آپ کی فلاسفی سے فیض یاب ہوگی۔

اس مادہ پرست دنیا کو جو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ہوڑ میں لگی ہوئی ہے امن وسلامتی کی طرف لانے کیلئے مذہبی تبادلہ خیالات پر موثر نتائج کا برآمد ہونا بہت ضروری ہے صرف یہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام بھی ہے جو ہمارے خوابوں کو عالمی سطح پر ثمر آور بنا سکتا ہے جلسہ سالانہ کی کامیابی کیلئے میں تہہ دل سے نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ جس میں دنیا کے تمام علاقوں سے ہزاروں روحانی شمع کے پروانے جمع ہو رہے ہیں تا کہ عالمگیر امن صلح کا پیغام قادیان سے ہر جگہ پھیل جائے۔ (پرتاپ سنگھ رانے)

राज भवन, शिमला
RAJ BHAVAN, SHIMLA
No. ADC/G/HP-Reg/06.
19[th] December, 2006.

परिसहाय, राज्यपाल
A. D. C. TO GOVERNOR

Sir,

Kindly refer to your letter dated 18[th] December, 2006 inviting H.E. the Governor Himachal Pradesh to grace the Annual Convention of Worldwide Ahmadiyya Muslim Community to be held at Qadian, Distt. Gurdaspur on any convenient day between 26[th] to 28[th] December, 2006.

In this connection, I am directed to inform you that your request was placed before His Excellency the Governor, who has expressed his inability to attend the above-mentioned function scheduled to be held from 26[th] to 28[th] December, 2006, due to previously fixed programmes. However, His Excellency the Governor sends his good wishes for success of the function.

Thanking you,

Yours faithfully,

(Pupul Dutta Prasad, IPS)
ADC to Governor,
Himachal Pradesh.

پیغام ...... پپل دتہ پرساد (اے ڈی سی ٹو گورنر)

گورنر صوبہ ہماچل کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ اپنا تین روزہ جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 2006 کو قادیان ضلع گورداسپور میں منعقد کر رہی ہے۔ موصوف پہلے سے طے شدہ پروگراموں کی مصروفیات کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہیں ہو سکتے۔ لیکن پھر بھی وہ جلسہ کی کامیابی کیلئے اپنی دلی تمناؤں اور نیک خواہشات بھیجتے ہیں اور جلسہ میں شرکت کی دعوت کیلئے انتظامیہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ (پپل دتہ۔ اے ڈی سی ٹو گورنر۔ ہماچل پردیش)